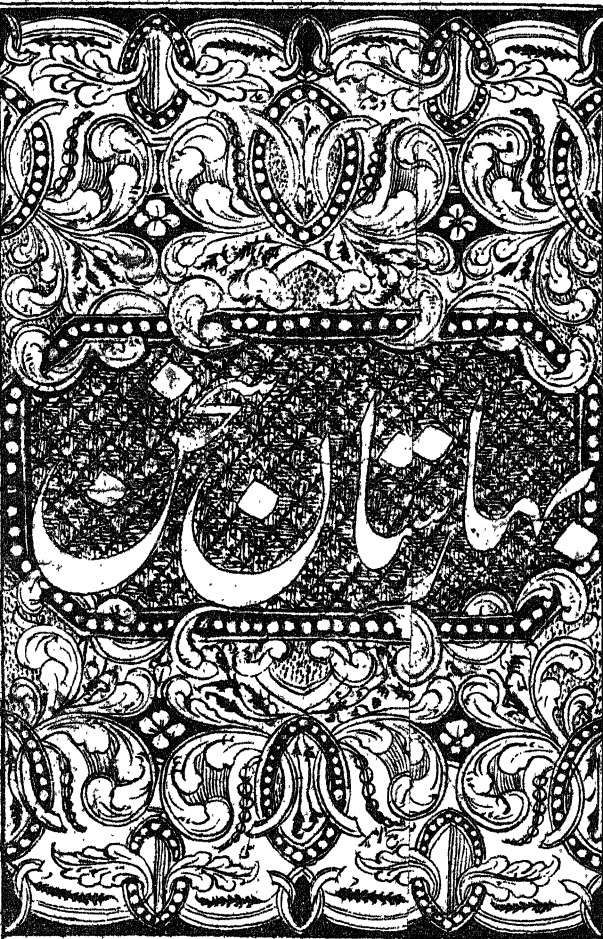


بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين



مطبع مشرقی نو کتب مطبوعہ
در اصفهان

٢١

یہ خانہ عمارتوں ہوا دیوان چوکنے سے
بار بار کے رخون سنگین علم چرخان کا
وہ شوق فتنہ انگیز اسی خون میں سیاہ ہے
کہ لک گوشت کی صحرائی قیامت جسکے دامن
چمکے بدن کا لادم پڑھایا ابرو داران میں
تقدیر پیچھے رہنے میں اس کے دوی خندان کا
کفن کی جب بھیندی دیکھتا ہوں کچھ قریں
تو علم یاد آئی شب متاب ہجران کا
نظر آتا نہیں مریح لگاتے کس جب لگتی
دہان یاد گویا مونہ ہی پس نہ فرم پیمان کا
دیا جسے جہان سے کچھ نہ فرم پیمان کا
گلان ہی نقشہ باوریت کو جو کا کھا دس پرورد
مرا دیوہ منشی آیتہ معمور حیرت سیماں کا
یقین ہر رختہ دیوہ پری چشم حیران کا
گیبا ہی چل کر شب متاب ہجران کا
جو سرقی آتی ہی عکس سخن پسند چرین
جسے نہ لگ پوتا ہی عکس سخن پسند چرین
میر کلاک دہی نہ لگ پوتا ہی عکس سخن پسند چرین
پیشین عکس لکھی میر سے قلمدان پر بنیان کا
کسی

۱۰

آتش
لب دندان تیرے لعل گوہر کی گہایت
دہہ تنگ جہاں کا زورہ چیلہ دزان کا
قطر شکر جھٹ گیا جوار کی غلٹ پر
دبان یا رہو جھامین شکر عیدان کا
کھٹے مین کر گشتل کے مہر کی گہر
نماشا قلم کا ہی مطالعہ میرے دیدان کا
بہت سے ہے رتبہ کھوئی جی جان کا
یقین ہی سرخوردہ لیل چو چھری جی
چھری بندیلے عقد میرے گلستان کا
تباہی خنل تم ہر خرخر سے
عدم کو باز گشتل ہی کر کوئی کا
ارادہ بندھ ہی مصر سے دوست کی جی
وہ جا گیا چارے سے گشتل دگان کا
اشارہ اور پویش سے گشتل دگان کا
نہیں کہہ تو گل ہی مین گشتل دگان کا
شوات نامہ لیل ہی تباہی گشتل دگان کا
اوتھانے نرس شولانہ اور پویش دگان کا
مے ورنش کی تاکھت مین پویش دگان کا
کیا ہی خانہ بنجی مین جیاد چکر کا
ایک وزن میر دگان کا
چھنے

4

بخش در نظر بوی کرکی مولفانی است
 بیان چرخ غنایم که چون مهر و روان کا
 عکس پای تصور همدیگر کی جسمی چون
 حلاوت و رشید خوشتر با نکتای جسمی که
 قیامت گرمی شعله های جسمی تا بهشت
 کوئی نزدیک من می اندازی غرضش از کما
 نه بخود لایق بر یوسف کوه صیقل و عانی
 لگداس اگر اینی گویی سینه چاه کفایت
 ابجی هر سنگ زره هوشر دیدار آبی
 حقیقت چاه بابل کی درازا که یاد و راه
 فرستون بر فروز حسن چل جابای آن کا
 خزان کا در زمین فضل بهار دوی گلگون
 نه برید کا کی آن تک او سیب خندان کا
 مشرق هر بری یک است سران کس که
 مرا مضمون نیکین ی خاتم دست جهان کا
 دهن کا لیست با وسه یک تک زیند و دیگر
 اندر جوی آن من توین غل سنج چنان
 گل جابای شوق و دین کس که
 دین سینه یار نه کلاوی جهان کا
 بهشت

نامح

کسی سے دل اس وقت لگتا ہے
 نادر و جفا خاستے ہیں جس کی سیر سیالان کا
 نسیب ہی کا ہے اندیشہ جباران کا
 نہیں ہی ترستی دریشی کو کچھ و طوفان کا
 پلن مردن چو ہو چکا خاک بجایا مگر درن کا
 بجای نذران چو ہو گیا ہے سیلاب کا
 شب زلفت جلائی ہے تو تو امان کا
 کہ کا رقیق کرنا ہے تھنا سحر کا
 پیشانی تھالی کہ قدش تاش تھنا سحر کا
 کر عالم مردان ہم ہی رازی خندان کا
 کوئی مضمون اگر تھا میں اس حال پران کا
 کہ بھی نہ تھا نہ شیرازہ سے اخراج و بیان کا
 قصو چو کی سیر سیالان کا
 جو ہمین خیال باقی تو باغ رضوان کا
 نایا عالم اجاڑی جا گیا ہے بیان کا
 فلک لستے ہیں جس کا کہ گویا سیر سیالان کا
 یہ کہ چو چو فرودس تو نہیں گلشن کا
 عز و زلف سے ہی بان ہونا چاہی چو چو
 نہیں چلتے ہیں سجدین چو چو چو
 غم و حراب پر از بیدین ہی تیغ ران کا
 ہوا

پختہ ہیں بیکہ دل سودا دین کی تری کو
 ہر اک ہوئی رسیا اور سنگ عالم ہی رنگین کا
 غلیم نشان کوئی کوئی رفیع اقدار کتب کا
 لبس اقبال ہے ذات نیر و یون کا
 ہوا ہی تری خوشی کا شہرہ ای صنم ہر
 عجب کیا اور کچھ پوچھ نہ تکی سر حیدر کا
 قلم و حسن عالم کما یہ رنج مسکون کا
 کہ وہم و غمت کشور میں ہی تاج تیر و فرمان کا
 خط و رسد و واسطے لب جانم کے کوس کا
 دیکھا خضر نے تیرے کو بہتر اب جیوان کا
 خداسر دے تو سودا دے تری نفی پیشان کا
 جو نہیں ہوں تو نظارہ ہو سے سینستان کا
 جگر خون پان کھا کر کچھ لعل بدخشان کا
 تو موندی جو پھر چاہتے ہو جو خیم جان کا
 دل صیدارہ کو سودا ہی کی گیدی بیچان کا
 نگہبان افنی مشکین ہی اس گنہ شیدان کا
 خدا و چین کے عشق نے ہمیں جگای کی
 نگین دل پر اپنے نقش ہی مہر سیمان کا
 دل و کما ہی خیال یاد اگر شریف فرما ہو
 قدم آنکھوں کا پیر سر کے ادریکے مہمان کا
 فیتہ

آباد

چھٹا صد شکر اسباب غفلت کے غفلت سے
 چو تون بجے اور چھوڑا نہ مگر زیار داران کا
 گلشن تیرے دست خانی گل دریاں کا
 جلیکا چھٹا ہے کبط سے پیچہ مہمان کا
 اس تار پر اس اور سے فضل ہارین کا
 جنون نے سلسلہ لکھا نہ مہمان سے گریبان کا
 گناہ دل ایسی آباد تو تاش خزان کا
 جلا دیا ہی سو چو رستے روی تابان کا
 جا کے دم دل چلا گیا خوار و جان کا
 خنکے گام میں لگتا بندہ اس گلستان کا
 آئیے میں و شرف پریشان کا
 پوچھا کس آئیے میں و شرف پریشان کا
 پوچھا کس آئیے میں و شرف پریشان کا
 شکر دیدہ جو ہر تاش سببستان کا
 پوچھا کس آئیے میں و شرف پریشان کا
 سوار فرستے چکا دیا ہے ذرا سامان کا
 شرم ہی فرض میں شہر پار و شامان کا
 کر دیا ہی کجی عکس دل چو برف جان کا
 غصہ چھپ ہی پوچھ رہا ہے گلستان کا
 گمان ہی لینے بہا ہے لعل شکر گلستان کا
 ہر کہ دم کس طرح جا ہی لعل شکر گلستان کا
 دھوان بنایا ہی مع بوئی خضوع و قیادان کا
 مجھے

ناصح

بماند چه نین هر حد در کار حاسد نو
 به عیش کیسه کا تخا گدازد هم می شکان
 در خون کو کھتا می بیند چنانم کی دوت
 نیکین چهل ساله تر سست نشین بیان کا
 علانی خاک کو کرتا می بر تو مهر تابان کا
 ده هون من شاه معجز میان جو نور منی کر
 می بیند بر او هر یک صحنه میرسد دیوان کا
 خیال گیسو بیچان من دود نالد دل سے
 کیا روی بوا گویند غنچه سبکستان کا
 نضویند که کھا زندان بین بھی غنچه غنچه
 سان بی غنچه زندان بین بھی غنچه غنچه
 سفر غنچه کیا یاد لب جانان کا
 چرخ پای کدیر چلیست لعل برستان کا
 جو چون اهل عشق او نشسته بھی قطع عشق کر
 گشت پیا سر گرد هیان آو چو کسان کا
 دی دل نده باد روی جو چمن کیا دامن
 کدام راه کا چمنه ای چمنه آب حیوان کا
 اثر خدا از نایب میسیب کنی کبابی است
 هوا چنک من اندازی دود و پاشان کا

مژنه

فتنه از صفا او کنگار کون بون چن
 مری نیک میسر کرتی می بجای خان کا
 خیال من پیچیده است رفتن بی کس
 نشان تیرا نبینم بیاد هم چنانی
 شب تماشا بینم که هر که در خانه کا
 تاراج کل چکا بولے ما تو بان کا
 لمان جانی می به غنچه جاکه شوق من
 اگر که بین چکا کدیر گریان کا
 چرخ حال دسک ادا بینم که بران کا
 خوشحال کوی کوی اندر من کس چیا
 کریان کوی نقش پا بر سر زان کا
 جال ایند نقش پا بر سر زان کا
 دل شاق به عالم بوا یوسف کز زان کا
 منحل مری ابله کسکه بیار چه بون
 فاشه سر غناب رسته غناب کا
 فاشه سر غناب رسته غناب کا
 جبین برین افان کو جود من کا
 کبابی چمن تر نقشه که کبابی چمن کا
 چرخ می تیران کون سبک کون کا
 اهن کون چمن سبک کون سبک کون کا
 مال آیا دهر کون سبک کون سبک کون کا
 لای جان غناب می خوش اهل ان کا

آباد

خج سواد است کرباد آجات می جانان کا
 جلا دیتا می گری کی طرح عا در زستان کا
 تشو بین گل رخسار کنگار کون بون کا
 عاشا گهرین بیخه و کنگار کون بون کا
 خباب دلش نه در شمع هم گلستان کا
 ادب بر دوا بینم که در شمع هم گلستان کا
 شکی گری دکانی می در شمع هم گلستان کا
 بو در تاراج می هر یک بر سر گریان کا
 نزاکت ست بود که هر یک بر سر گریان کا
 کتب کو غنچه مهرنگ گلشنی گلستان کا
 نه پیش پر بینم دام علم حسن گلستان کا
 ادب کج حاشی نه بار کنگار کون بون کا
 بزرگ جادو گل من است او تر سبک کون بون کا
 سرایا جمع می دلچسپ سبک کون بون کا
 جهان اندیم می انکون من عیش من کون بون کا
 خدا کو واسطه کبابی تو چو چمن کون بون کا
 کجی چمن کون بون کون سبک کون بون کا
 چمن کون بون کون سبک کون بون کا
 می آهون کون سبک کون سبک کون بون کا
 باب بولگی می بون سبک کون سبک کون بون کا

[illegible]

آباد
کونگی گل شمع پرور کس خطہ تابا
تن خانی کی کیا چچا کسے اگر گزراں کا
فلش چمکے کیسی پیر و گان کا
بڑھاکر صن سے شستہ کیسی دم
دی گھڑی کو جن لین سائی مری دم
اجی گھڑی کو کی کیا مجھ جادویران کا
قدواری کی مہج بزم کا رولان کا
آؤ آری اریادل من آب ز کین
پیشی جب تکھڑا کی ہو گیا سونخ کا
کبھی چکانا نہ دوسرے پشیمانی کی
یقین ہی دے تھے تھے کسے بیان کا
چو کچھ خواب میں تھے کسے بیان کا
رگ ہر گ روشن ہی فتنے کی دکان کا
کھان خنل ہی چوڑی سرور چراغان کا
جلائے اگر کھس صغای وی قافل کا
حرک جوڑو نہ دین شیخ صفایان کا
دبان تنگ جلالان نے محل غفریاد کا
کہ شمع مودین جب جلے شکر بخیان کا
میکہ تیرا ہی آجی آباد کوشے جو راستی کا
کری گیا بندگی کی قطار آریاں کا
کر قفس

چاک بین دل خوشه دل کی شکایت
جای دل گویند من شاهی شاد کا
شده دندان تازم کلمی بی شاد کا
شاد بونای بون کلمی بی شاد کا
بگنزی بون کلمی بی شاد کا
حلقه بی بون کلمی بی شاد کا
عاشق جاندار کلمی بی شاد کا
خود و بون کلمی بی شاد کا
ببین کلمی بی شاد کا
خبری کلمی بی شاد کا
بوسه کلمی بی شاد کا
نور فراوانی نشان کلمی بی شاد کا
بانگ کلمی بی شاد کا
گل کلمی بی شاد کا
دسته کلمی بی شاد کا
آتش کلمی بی شاد کا
کون کلمی بی شاد کا
کین کلمی بی شاد کا
وصل کلمی بی شاد کا

چاک بین دل خوشه دل کی شکایت
جای دل گویند من شاهی شاد کا
شده دندان تازم کلمی بی شاد کا
شاد بونای بون کلمی بی شاد کا
بگنزی بون کلمی بی شاد کا
حلقه بی بون کلمی بی شاد کا
عاشق جاندار کلمی بی شاد کا
خود و بون کلمی بی شاد کا
ببین کلمی بی شاد کا
خبری کلمی بی شاد کا
بوسه کلمی بی شاد کا
نور فراوانی نشان کلمی بی شاد کا
بانگ کلمی بی شاد کا
گل کلمی بی شاد کا
دسته کلمی بی شاد کا
آتش کلمی بی شاد کا
کون کلمی بی شاد کا
کین کلمی بی شاد کا
وصل کلمی بی شاد کا

چاک بین دل خوشه دل کی شکایت
جای دل گویند من شاهی شاد کا
شده دندان تازم کلمی بی شاد کا
شاد بونای بون کلمی بی شاد کا
بگنزی بون کلمی بی شاد کا
حلقه بی بون کلمی بی شاد کا
عاشق جاندار کلمی بی شاد کا
خود و بون کلمی بی شاد کا
ببین کلمی بی شاد کا
خبری کلمی بی شاد کا
بوسه کلمی بی شاد کا
نور فراوانی نشان کلمی بی شاد کا
بانگ کلمی بی شاد کا
گل کلمی بی شاد کا
دسته کلمی بی شاد کا
آتش کلمی بی شاد کا
کون کلمی بی شاد کا
کین کلمی بی شاد کا
وصل کلمی بی شاد کا

ناخ

وکیل کے ایمان کو تو قتل کر گیا
اوتو تانی کی مددائی میں مرقع ہو گیا
بعد مرسل سے بھی ہم قریب ہو گیا
جسم سے نکلا جھج مرقع پہن ہو گیا
نہاری پری سا اوزر کا کھوکھلا ہو گیا
گل سے جھنڈا تو بڑا فاقہ ہو گیا
خوشی نہ ہو کہ کما بایک اس گل ہو گیا
آگ سے پیا جاسے لٹا کہ گر ہو گیا
فوج اونیسے مرسل سے نہ ہو گیا
میرے جی سے چھپناغ زندگی گل ہو گیا
پاؤں بندھائی کی حرکت ہو گیا
چوہ صبا دین مرقع چن گل ہو گیا
وہ کیا پیمان کا بھی افسوس ہو گیا
عقرب کلاب خن کی گیسوی گل ہو گیا
اس قدر مضمون سے گل ہو گیا
ریشہ بھی لپٹے قلم کا زار ہو گیا
کیا چلی نہ دھاری ای قنبر ہو گیا
دوست برقرار نہ ہو گیا
لے ناخ کیا نظر نہ ہو گیا
سورہ نہیں غبار راہ دلدل ہو گیا

آباد

ازدگی بنج کر کے پوچھ گل ہو گیا
تیری طاقت کا بسا ہی دست خون گل ہو گیا
عبد گھر فتن میں چن ہو گیا
مرحوم گل چن ہو گیا
اس قدر فوجیاں ہو گیا
میرے پاپا رنگ تار ہو گیا
میرے جانے سے چن ہو گیا
پیشہ سے ہر گل چن ہو گیا
سے یاد دست خالی ہو گیا
چوہ خوشی سے ہو گیا
کی انصافی رخ ہو گیا
اوتو کراہی گل ہو گیا
چاہے کھوکھلا ہو گیا
جی سپا ہو گیا
لاکھ شے ہو گیا
ہو گیا
گیا جھلکنا زبا ہو گیا
چھپنے سے نکلا جے سواری گل ہو گیا
پاؤں پر نہ ہو گیا
بہن کے اور کون ہو گیا

سے نام نہتیت میں ہو گیا
میرے کیت نامہ دلدل ہو گیا
گل ترسے لگے چن لالہ گل ہو گیا
بام جھرتے جھرتے لالہ گل ہو گیا
عجیب جھید ہو گیا
انتہائی شوق ہو گیا
استدائی شوق ہو گیا
سے یاد جس نوہا گل ہو گیا
بہن کی ہو گیا
کون ہی جو ادھی بدلت ہو گیا
سن کی دولت سے گل ہو گیا
نور شمع درنگ گل ہو گیا
گاہ پروا نہ دین گل ہو گیا
نور دل یاد اڑا گل ہو گیا
پتھر مگر کان اوست شام گل ہو گیا
نور شمع گل ہو گیا
جس دہ شاہ حسن گل ہو گیا
عشقاؤں سواری کا گل ہو گیا
کافور

کبری که عشق ز جگر سیمان کرد
خط دل نگه ای و خطه جگر کاغذ بود
تا ازل بر و کیطرت ترکان برشته زمین
تیرگی پیش کمان بهر تویش حسرت بود
زندگی چشم جهان من غدار کشتی های دلا
دو شل پر بسند یا بسبکی بی بیم بود
میگشتی شرف ساقی من بارانی شمع
سبزی می مانند اکل ناگوار سب بود
حرف سسکه که چون کی برادر سب بود
ندیدم چه جیبیده دل برادر سب بود
آریه جیجک که جیب سسکه غدار بود
بلبلون کو بر گل نعل پر سب بود
غلتست پشته غم پر سنگ باغچه جگر
ده سیمان زدن غم صاحب غم بود
منین که کر که همان سب غم بود
جگر از غمی نظر آید و شسته غم بود
سب سب ای گل شسته آگ شسته غم بود
هر سبده بھی غلک بر قطره شسته غم بود
غن کو در اعرق آلوده زلف یار سب
اوسکه هر اک قطره کام از دهن غم بود
هویک

مهرش
باختن سسکه شسته غم بود
نام از غم سسکه شسته غم بود
دور از غم سسکه شسته غم بود
ز غم سسکه شسته غم بود
ایک بسبکه شسته غم بود
جگر شسته غم بود
جیب سسکه شسته غم بود
سب سسکه شسته غم بود
غلتست پشته غم بود
ده سیمان زدن غم بود
منین که کر که همان سب غم بود
جگر از غمی نظر آید و شسته غم بود
سب سب ای گل شسته آگ شسته غم بود
هر سبده بھی غلک بر قطره شسته غم بود
غن کو در اعرق آلوده زلف یار سب
اوسکه هر اک قطره کام از دهن غم بود
هویک

آباد
چشم و دل سسکه شسته غم بود
چشمین بر باغچه شسته غم بود
پاینگاه اکون کمال سب سسکه شسته غم بود
باغ و کیطرت ترکان برشته زمین
دندان سسکه شسته غم بود
اشک کا قطره رنگ قطره شسته غم بود
گر صفای باغچه شسته غم بود
چهره سسکه شسته غم بود
نم از غم سسکه شسته غم بود
کرم سسکه شسته غم بود
یاد و غم سسکه شسته غم بود
دخ و غم سسکه شسته غم بود
یاد و غم سسکه شسته غم بود
معجز زن سسکه شسته غم بود
آگ جگر سسکه شسته غم بود
زخم بر شک شسته غم بود
کی صاب سسکه شسته غم بود
چشم و غم سسکه شسته غم بود
چشم و غم سسکه شسته غم بود
دل چارانه سسکه شسته غم بود
کلیک

ناسخ
 گزینا گاہ و جہاں احوال و خبر و نشان ہیں
 عجبت نشہ نظر آریا و نشان غنیمت
 کسین آئینہ زانوی سکند کما
 سی جانب ایشا کاسہ خاکیں ہیں ہم
 بیابان خون میں خاک و ایشا
 نژاد گزیدہ بادون کیوی مجھ کیسے
 خوشی کا اکیدن دیکھنا نہیں کے
 یاد ہر ماہ و چھو یقین ماہ و چھو
 حب میں سا نہ اور عد میں خار
 ساز وادی اسکان میں گویا ہون
 خلق کی شکر و قرض پاؤں ہوا
 سایہ کیلک اوس پری کا جسے وہ جبین
 وقت خال سپید شہن میں ہون
 موت افون کی آئی جب کہ اپنے
 اس لئے لئے ہیں شہن ہوا
 ہر جا آج جو کہ دیں پھون ہوا
 گامکش شہن صدم سے اوش
 تلکون گامکش میں ہون ہوا
 نیند و یاد صدم میں ہون ہوا
 بوس خال شہن میں ہون ہوا
 کرن شہن کہ بندہ شہن ہوا
 اوتو بان

لنگاہ نہر آلودہ سے یہ دل کا اشارہ
 کمان تریاق سے تھقیفہ ہو کھتا اس سحر کا
 تہ سے اس کے فہر دن کو شرف ہی بادشاہی کا
 گداز اس قتل کا ہی حال برہم سہاہم کا
 کہتے جنوں ملک لکڑی گبان چاک کرتا ہون
 خیال آتا ہی ای رشک پری جب تیری دم کا
 لہو پیکی کیا ہی شوق نے اوس کو کد کو کد
 چما سے دیدہ ترین ی عالم چاہا دین کا
 زبان پلا اگر پیدا کرے انسان ہی اس
 ہر اک نام الہی میں اثر ہو سحر عظم کا
 شادمانی میں کی جو جعفر افروز ہوا
 باد گل رنگ اسے سجھا اگر دل خون ہوا
 گل سے رنگین تر ہوا شمع کا حضور ہوا
 سر سے سر سبز اپنا مصرع موزون ہوا
 کاکل متلیکین کے سوئے تون میں نہر حب
 سانس نے کاٹا تو جو کونستہ ایون ہوا
 موعم گل کی ہونے دور کی قید بکس
 زائل عجز خون سے عقل کا خون ہوا
 مغز کے سر میں بھر اسودا جو عشق یاد کا
 کا نہ سر پروردہ پی کیے نہ دلاؤ نہ ہوا
 پھر سر

آباد
 قشور کو لیکو اگر آریا ہے روئے میں
 اوشیدل پوری میج آریا شک میں ہم
 فتنے رنگ نے میں پوری تو پوری بھی
 بڑھایا کیا خاندانے مرتب اولاد آدم کا
 وہ دماغ جو سوزان میں قیامت آن کا جان
 شتر شکر کے جب جالے کر کہ دھڑکن
 لسی صورت میں گنگیں پویشی خام
 کوئی خوشی دل میرا ہے کوئی دیکھا
 نہیں ہر خامیں گئے آباد آدم کا
 ہوتے تیری عرش میں ہم آباد آدم کا
 ہوتے تھے جدم خیال کا کل شکون ہوا
 کی کیا اس اندر ہے پین دل خون ہوا
 کی کیا اس عارض گلگون ہوا
 دیکھا گل کو خیال دکن شیخ جو دم ہوا
 باغ میں جانے سے دل مجنون ہوا
 نہیں کیا بجا پیدا کو نہ مجنون ہوا
 فیس پر کوہ پیری عرش ہوا
 ہو کہوں سے سب کے تھکے مجنون ہوا
 عارضوں میں سب کے کمالے کا مجنون ہوا
 وصف دل میں کہ اودھا کو مجنون ہوا
 نابھائی سے میں کہ اودھا کو مجنون ہوا
 بعدرون کوئی جانان میں نہ بعدرون ہوا

ناخ

ای خون مخزنار کا فرود بن جا بجا
جوانا بجا و چوب سرخ بن جا بجا
نرس جانے ہی ہوا رنگ میں جا بجا
برگ گل جوی وادہ برگ باسن جا بجا
کار و جب در شہرین دین جا بجا
پستون نقش شہرین کو کین جا بجا
بام کشتہ آواز شنب مناب دین جا بجا
چاندنی بجا کی سب لادین جا بجا
فکر وانی نہیں جھڑا تو ان خوش جا بجا
نرس و جلا ہے سن آتش جا بجا
گر او شکر شہر سے صحران جا بجا
میں میں شل رشت اپا وین جا بجا
ایں جرت رشتی چھین میں جا بجا
رشت آجوان رنگس چھین جا بجا
وقت ساتی میں بجا کا لود جاتی جا بجا
اب دہان شہر خوں کا دین جا بجا
ہو کے پچھہ جو تو ملو ار جا بجا
رستم ہی ہو کھاری دین جا بجا
میں میں گمان سلامت اپی دین جا بجا
جہاں ہے آواز گنگے پر دین جا بجا

اور

۲۰

نور گل کی ہوا کرنی کی تکلیف شراب
پورہ کھلی تائی آتش زار باسوس کا
سامانجھے جوی ناکو فکں ہوب جا بجا
چو کرنی کو جو کر تودہ ہین ہوب جا بجا
نام تر جھک دہ دنی بکس دین ہوب جا بجا
خونگی کیل فوشبو دین ہوب جا بجا
موج گل میں دین کو کورے جھٹکے جا بجا
دھیمان بھٹکے قابل ہین ہوب جا بجا
تیرے تکی گمن ہین ہوب جا بجا
سرخ تر لے سے رنگ باسن ہوب جا بجا
حسن کا عالم دکھائی چھ سیر جا بجا
چشم ز گس گوش گل پنچہ دین ہوب جا بجا
عشق تیرین میں عبت نو نو کوئی ہوب جا بجا
کو کین ضرور خسرو کو کین ہوب جا بجا
خلعت شای نہیں ای ہوب جا بجا
جسے پہنا دسکو جب اندکس ہوب جا بجا
بصیر دین بھی پر گشتو عریانی جا بجا
سور کو جیم مثالی ہین ہوب جا بجا
سکندر گدن مری مثال ہوگی جا بجا
آید خوش صفت سے وہ دین ہوب جا بجا

جہاں

آباد

شاواری آباد کوئی اگر کوئی نامین
دارغانی اک گل ہی حسرت و فوس کا
میشل جھک کر وہ گل بکس دین جا بجا
گل گل خوشی سے پر دین جا بجا
جہین دریا ہی سر موعن دین جا بجا
عشق آب اشک میں شمع دین جا بجا
پوکیا ہی صورت کا نور و جا بجا
خال سے ہے جھک کر گنگے جا بجا
دوست ار عشق میں جھک جا بجا
دوست ایک جھکوار دین ہوب جا بجا
ایک کوار سے حاضر دین ہوب جا بجا
ایک دل میں بھل اویش دین ہوب جا بجا
لے دل میں آتش فرت ہین جا بجا
ہو تک دیکھ آتش فرت ہین جا بجا
جلکے خاستر تار دین ہوب جا بجا
جور جھکے سہلے ہین جا بجا
چار دین میں جا بجا
خندہ دین جا بجا
نرس آب فکسے ہین جا بجا
کامی دل بکے جا بجا
نرس شہر سے چھین دین جا بجا

ب

<p>آباد</p> <p>کی مٹری بیدیا حاصل سے رختہ کا جس کے گلے عورتی ہو گیا گلزار کا جس کا ہنر بھی عکس نہیں مجھ سے راز کا صفت نہ پتھر بننا آستان یاد کا عش تر گان نہ جھلکا عش ہی یاد کا پھول کی خوشی نہیں غلام ہوں غلام کا دوست سے ہلکا ہوا ہی باہر مجھ سے راز کا یہی گردن پرست احسان دوست قریب کا میرم جو وہ ندیکہ باریق حسن قریب کا ایک سے ہونا ہونا دیدہ بیدار کا حاشیہ پر وصف ہر تحریر خطیاد کا ہر وقت قریب کب ہر جہول رنگار کا گھر سے گریا ہر نہیں گتہ آئین غم کی جانیل سے میں نہیں پائیدہ غم کی سے دم سے میں نہیں پائیدہ غم کی بیکہ اس کے غم کی پائیدہ غم کی لاکھ طوفان ہر ایک سے ہجرین بریار کا پیر نہی عالمی ای پریشم دریا بار کا ہو سے پیش نظر خون کی خواہش ہی کی شوق سے کان لکھتے تھی گشتار کا</p>	<p>برشت</p> <p>فا علالتن فاعلالتن فا علالتن فاعلالتن و گاہی فاعلالتن جسای فاعلالتن نیزے آید</p> <p>غم نہیں گویا فلک تیرے ہی گیار کا آفتاب اک در دنیا سے کسے گیار کا نفلت کے خلق میں اور ججا بنو عش کا ہو گیا سنگ زور و حال چشم باری کا ناخدا ہی موت جو دم ہی سو ہی باری کا غیر کی کشتی تن کو جبر سے جی باری کا خاندنہ بنیے شل صدا اور تار ہون کا بازار کی کشت پامین کھلنا غار کا پیش کیجئے کیا ہے قانون آفتاب کا پیش کیجئے کیا ہے قانون آفتاب کا</p>	<p>ناتخ</p> <p>اب قلم پری لگان تھا بوسہ یاد کا کم نہیں مایہ سے زہر زلف یاد کا گل کی یاد کی ہو اچھا لا دہان مار کا ہر کی پر بھی ہی چرخ نگاہ یاد کا پیش سر گردان دون سودا ہی لعل یاد کا ہی چمکنا شعلہ چرخ سے دستار کا ہر سے رفتہ ہی پیشہ اپنے دیدہ بیدار کا بخت ہی تو امیدہ پسند جو بیک دیدار کا ہی تصور ہو کہ دم اپنے دیدہ بیدار کا دل نہیں گویا بغل میں میان ہی تار کا اب کے جاڑیے لون سر تار ہون کی یاد کا خاک کا دستر ہے کسے یاد باری کا ہلکیا ہون زلف بازی ہی آفتاب کی یاد کا چرخ عالم ہی شمشیر زور باری کا پراوت نہی نہیں باری باری باری کا</p>
--	--	---

۴

نامیخ
 اس قدر چارای فرقت ہو دیں میں ناتوان
 اوجھ نہیں کہ تنہا عصا انگلیں بجا
 بیچ موہی قیون ایسے گوارا ہو
 تھکے دلوں کو نہیں اسٹ منجھل میں بہت
 شینیتھی ٹوٹے میں آج منجھو کا
 قیونے دل تو ابھی سہلی کیا کہ منجھو کا
 قیونے کوئی ناتوا بھی عرب آباد جس
 قیونے مری رنجش کی جھک کھڑی
 ستے والا ہے رشک کو آئے تو
 کہتے ہر جسے یاد دہار کا
 چاندنی شہید کا کہتے ہم میاں
 پیری جھلین کھلک کر آسے ہم میاں
 زار ہارستہ باز سے نہا نہیں اس کا
 خاک روں کو دے ایسا کہ ظالم ایک
 تاحہ اوجھنا پادوں سے پاکی کی تاحہ
 سنگ سودا سوز جاہ و زورم شہنشاہ
 کعبہ عاشق ہے مقرر اس پر جک جک
 زونغم دامن دار کا غفلت کی جک جک
 پس سے سر چاہے حق تو تری تلوں کا
 پس سے سر چاہے حق تو تری تلوں کا
 جنت پیرا آتش ہے دیہا پس اس کا

[illegible]

5

آباد
میں سے اس مکان میں ہیں اس کے برابر
نہم دل میں میری بیخ بجا ہار کا
یاد آتی ہے جہنم میں کاوش ہار کا
خج تیا ہی کتب پائیں کھلنا خار کا
ای جہنم آراؤ تونے دونوں پہ پہ
بوجھ اٹھو اپنی جے جسم و زار کا
اوپرین چکی جو چکی غم سے میں تونے کا
یاد آیا مجھ کو عالم زلفت میں زار کا
کاش تے ہوں وقت سپرین در میں اپنی غم
میں ای فر کیا تھا کیا غم کا
سعد خدیویری زلف تو تار کا
کاش مندم غریزی زلف تو تار کا
یاد جب حلقہ ہار چیم کا لار کا
یاد رشتہ ان اوس پہاڑ کا
صورت کی صورت کھلی تہی ہی کا
نقشہ ہی تھا اسے طالب دیار کا
پہاڑات جہر پہاڑ دیار کا
سے پائشان مٹنے دیار کا
جھجک جگایا تھا اوس خوشی کا
طالع بندار کا
ای

نامنح

فلق مہر پادشاہی پیر پادشاہی
بلد صدایہ بجا گنبد تری کتار کا
بن گیا سچ دیہ کے آواز سے تار کا
کچھنا علین مہین سچ کے چم دار کا
معلق ہر طرف و حق کامان کو ہر ہویا
بھارتین کو ہر شمع سے آخر ہویا
بھارتین کو ہر شمع سے آخر ہویا
تار و سرب چار جسم لاف ہستی
کیا شاہ کا فذ سلسلے بستی
اوس اپنی سبب و شالانگ بستی
اوس ہر شمع سے صاف افکار ہستی
اوس ہر شمع سے صاف افکار ہستی
کہ دیا ایسا بیدار ہستی
چھاپی ہندو کیوں سے کاسہ سستی
مکمل ہون لب کو فز ہستی
کاسہ سستی جدانست افسر ہستی
بیکو غبر کو یاد آئی جو وہ لعل ہستی
موضو دریا گل جاننے کو از در ہستی
نچھو میں گل پونچھ گل ہستی
نکست گل کی روش جاسوی ہستی
اکہ سبکین جو کہ ہستی
جل گیا نظر چو دیدہ ہستی

انٹش

و کا سہ فاعلات
سجائی علین مے آید

مطام

دھل کت رنگ لادون فوج ہویا
شام سیار اور میں مطام ہویا
عیسی مے وہ لعل موج پر ہویا
ایسی نیا حسن سے دوست ہویا
علم سے پیشانی وہ شکر ہویا
دل ہمارا صبر کرتے کرتے ہویا
اوس شہ خزان کو جب کھار ہویا
استعد لوٹا ہوا اوس سپر کو ہویا
تختہ زرد عیش دل کھیل ہویا
اور گیسے مے چھلکے ہویا
منتخب تھے کیا لیکر غم کو ہویا
صادیہ شمشیر کی ہر کو ہویا
سچ کو فوج اور تون کی ہویا
کب کو ہر سے ہر اول کا ہویا
کوہ کیسے کس ہر سے کس ہویا
ہوئی ہستی مے غم جان ہویا

آباد
ارسی نظر و بین بکاک کر دھا آباد
دیشن ایران پر خازہ بابی بھب
مطام

چھین ہنمان غلط سے جسم لا ہویا
پیکر انابال غفاکے سرب ہویا
دیشن جب گیسو کا آباد ہویا
چھین خازنک موج دوی عہ ہویا
چھین کت و تصویر حلا ہویا
کس مہوت کو شہد او ہویا
دراغ سوزان غم کو ہویا
جل گیا کوئی صنوبر بیکو ہویا
رنگ سرب خان فوج سے ہویا
رنگ سرب خان فوج سے ہویا
راہ سے اچھا زینت کس ہویا
اڑ کے پہچا تارک نامہ کو ہویا
جائے شالانستہ دانین ہویا
قص خزان کچھکے جامے سے ہویا
آسمان تونے زین کو ہویا
صاف تر نقش پاؤں شیدا ہویا
چھپ چھپتی ہی اوجھنے میں ہویا
کا فزادی ہوا را جسم لا ہویا

[illegible]

گوشت دارینین یہ گورستان کی تھی یہاں
آسمان ہی وہ زمین کے جو برابر ہو گیا
آنکھ سے دیکھنا کہستہ غم نصبت کا
بیری گریں میں سراجی دار گہر تھی
قتل دہشت کا شہارہ قوم ابرو سے کرو
شیش سے چیدا جو فونیہ کی کا جو ہو گیا
کشتوں کو کیا عارت خیاں نہ گئے
گرد و شکر میں جسے سجھا تھا شک ہو گیا
تسہ پہلو سے چلا ہوئی ای رام مان
اسخوان و تھا سے پہلو میں خنجر ہو گیا
خجلد میں نے رطایتی بہا حسن کا
نام گلبن شمشیر سے جدا ہو گیا
شون فونیہ ہوا پنجو جوی سلطان حسن
آئندہ تنال سے پیری سکندر ہو گیا
سامنے جو رہ گیا ہوش اور گئے تو ہو گیا
حاجہ چشم باریہوشی کا سانس ہو گیا
لگا لگا سے تھکے ہوئے ہیں آتش فتنہ
جبار ارد کی صفا کر کے قلب در ہو گیا
سودین سر پہ بیان نہیں دو زبان کا
مطلق جو نہیں پیش ہوا زبان گران کا
دل

آباد
میں سے گریبان بالا مال گریبا
میں سے گریبان بالا مال گریبا
انک بر کر پڑنڈان گریبا
اسقندری شیبہ پڑا دانی گریبا
خال دی خنچ پیر ایک اختر گریبا
جب خنچ کے لیے پیر گریبا
جب خنچ کے لیے پیر گریبا
خنچ پیر شیبہ خنچ پیر
ماقان میں شیبہ خنچ پیر
جب خنچ کے لیے پیر گریبا
کیا صبا لائی چن میں گریبا
مشکات قشان طائران گل گریبا
آتش کھنکے کا عبادہ گریبا
یو گریبا شیبہ و ایسا سکندریبا
صیغہ علم ہی ماہ شیرازی گریبا
صوت آئینہ چن میں گریبا
قتل بادامہ خنچ پیر گریبا
ماہ نور بار خنچ پیر گریبا
صیغہ علم ہی ماہ شیرازی گریبا
صوت آئینہ چن میں گریبا
قتل بادامہ خنچ پیر گریبا
ماہ نور بار خنچ پیر گریبا

نماخ

جالای صیاد پنا زلفت کا تو در کای
ہی ارادہ میری مرغ سوچ کو پر دار کا
مویا چاہتے عاشق خیال رستخیز
پتھر گرہ سے یقین ہوئی کی آوار کا
جفت ملتا ہوتا ہر پر داغ جنوں
ہی چرخ اپنا دل روشتن کی نظر
گر کوئی پوچھنے لگے بنم غما میں
کان کا پردہ نہیں جاویں رہے
منبط آمد شعلہ افشان جلیع جگر ان
آسمان بجایا کاویں آتش اموں
میری نظروں سے ہونو پناں پور اموں
بجاری میں نہیں ممکن چھپا دار کا
کی ہی ان شہنشاہی سے کو آواز کا
کہیں نہ دال آجاو ہنسنے کو آواز کا
چلے نامح کشن شیر کو آواز کا
آشیان ویران پر آویں شیر کو آواز کا

مطلع

زلف سے کچھ شائے کو نہ نہاوا
کٹ کھا ہی ہو تو ہی سر باروا
زلف

مشرق

بہر پائی عاشق ہوئی ہی شمشیر
شادی سن حال پائی یار کی شمشیر
چو نہ ہو سب دل کو اشارہ کی شمشیر
مشق فی محبت کی یاد میں کی شمشیر
چیرت نکھٹن کی نظر میں کی شمشیر
یہ نہیں کہنا کہ دل شمشیر کی شمشیر
پیشاں کردی ہی ابرو شمشیر کی شمشیر
کام تو نہیں پناہ اس توارس کی شمشیر
ای کیان کی جو شمشیر کی شمشیر
منشعب ہونا نہیں بہتری محنت کی شمشیر
عینت عاشق کی شمشیر کی شمشیر
بنامہ صدا ہی پیش یار دم غار کا
کٹ کر مٹل صیاد سیر دار کا
روح بے بس قرار دہ رستی ہی پر دار کا
چرخ دنیا ہی شمشیر یار کا شمشیر
فکر گین کام اوپر کئی ہی پر دار کا
بند شمشیر کا شمشیر شمشیر
شاعری کی کام ہی شمشیر شمشیر
کیا ہے شمشیر کی شمشیر شمشیر
جگنا ہوں تو کھڑے ہووین نگار بد

مزمع

آباد

مخمل کو موئین کتا ہی کلکون کو مو
کیا توئی صیاد ہی پتھر سے شمشیر
وہ راز چھپتی ہی کی کو حین ہر دل
ایک جادو کا ہی کلکون کی شمشیر
قتہ پورانی میں کب جو در انداز کا
علیہ احب بدلتا ہی شمشیر کی شمشیر
نہیں اس کی شمشیر کی شمشیر
آہی شمشیر کی شمشیر کی شمشیر
قنن کھلا کر کی شمشیر کی شمشیر
اپنے سر ہون ملے مجھ کی شمشیر
نیک صودت کی شمشیر کی شمشیر
ہی عالم ہی پرورش میں آوار کا
پردہ پوشی میں پتھر کی شمشیر
ولکچھی دشواری کہنا جادو کا
میں پر دین پہان جیہے راز کا
میں ہی شمشیر کی شمشیر کی شمشیر
بوں ہی شمشیر کی شمشیر کی شمشیر
آسمان کا شمشیر کی شمشیر
جو جگہ جگہ میں اس فقرہ انداز کا
سبیز شمشیر کی شمشیر کی شمشیر
گنگو کا ہی نا دھک ہی رفا عدا

ماہ صبح

ہر صبح وہی صبح ہی ہر شام ہی شام
انسان پر ہی از رو فقط انقلاب
آزادی شریک ہی دل پر آلبے مجھے
کیا جلد بھڑکے گا پھر ہی دوری
سنگل غریبی کی ہنس ہی دوری
محتاج آفتاب ہوا یا آفتاب
تو ہی خفا کی ترسے مجھے تو ہی
تو ہی ہی خفا کی تو دوری آفتاب
ہی شک کی زمین تو دوری ہی
اوس کی شکا گم ہو گئی ہی
ایکس اس شام ہی صبح
نہیں اپنے بند بچا طبع صبح
گزار شب فرق بین جسم شام
آرام نہی ہی دن و شب آفتاب
بدلا ہی ہے سے نیچے آفتاب
پیری ہمارے پہاڑ سے گھون
دن رات خوش بانہیں ہی شام
مار چاہیے شام سے ہی شام
گرس کے بھول او پہاڑ شام
مختار ہو گیا نہ اعمال شام
فاصلہ خیال ایک خط کے جواب
ارض

انکس

نورنگان صفی اول کے نوخت
کوین اک دود در قہ ہی اپنی کتاب کا
ای صبح ہے لی خط بھکر مشائیو
دریا بھٹی ہی اسیر طلبم جاس کا
بھپو اپنے پتہ چاند کی مین بام پر نیک
نہوس ہی قرآن مہ و آفتاب کا
اک ہی شمسوار کی دیوانی ہی
پیشین ہمارے ہو لو ہار کاب کا
سنگ و خیال ہی زمانہ مین رشتی
شب بک کی ہی تو دن آفتاب کا
اندسے ہمارا حکمت شب جلال
روحن سے کہنے عطر جلا یا کلاب کا
سجھتے میکدے مین بھگت نیک
صبح شراب جادہ ہی راہ تو اب کا
انصاف سے وہ زفر میرا گرس
دم نہ ہو دس طوطی حاضر ہو اسکا
انفت بوزلف سے ہی ل داغدار
طاؤس کو عشق ہو کاسی کا
محمود جو ہوئی عرق نئے سے فوٹن
مضمون بلکے مجھے چاہے کلاب کا
پیاروں

آباد

ہم جسے چشم نہیں دیکھتے اود
کشتن دیکھنے کا کھو کلاب کا
گردون پتہ ہی ہمارا کلاب کا
زنا ہو ہی شمس آفتاب کا
جھپکی ہی اوس کی ہی عا آفتاب
تو ہی چرخ ہی ہی کلاب کا
آزادون تو ہی کلاب کا
آزاد خیال ہو گیا عالم مہ
تو اسے کلاب کا
شام سے قول عطر و نیک
ماہ و دفعہ ہو گیا اسے شام کا
عالم مین بھگت نیک
کیا نوبت کا بندوبست نیک
عادی ہی سخن مہ حاضر سے
ایسا سفید ہوئے تباہان سے
کاہر سے نور اور سے آفتاب کا
اوس کے قدم کو گلا ہی شام
تہی ہی اسی اٹھتے شام سے
مختار ہو گیا نہ اعمال شام
عالم جبرق دیکھنے کے اضطراب کا
دریا

نامح

دیکھیں سہری کی کوئی کشتی باغیچہ
افقہ نشوونما سے رکھیں نہ پناہ
کریا ہی باغیچہ گردن طابان چنچ
سلنے سے ساقیا اب چشمہ برون
جستہ بلورابی لیم اب چنچ
دیکھو عشق کے سرشاہی تو کھول
دیکھو منصف کریمو سسکدوی
دیکھو منصف خاکین جاکنہ بار
منش قارون خاکین جاکنہ بار
علیہ قیول بوسا حط اوٹھا
یون خراکی کے لیے دیوار اوٹھا
ہون وہ جو گرد گردانی خاک
ہون وہ جو خبر بوسن دل اوٹھا
نوبی چھا زانوئے نیکو چھی
بات جن نازن زانوئے نیکو چھی
بوجھانے سیکردن خاک کا کیکر
بصحت ناکو بوسہ پیکر
جستہ کتابی کرب نوبی چھی
خاکین پستی ہی غمت نوبی چھی
اس گلے سے بس ہماری خاکین
سینجی سے حال چنچان
نکستہ زانوئے نامح زانوئے
جو مضاعف

المنش

ہو جان کھنکھن کتب اعمال چارون
دیکھیں کتب اعمال چارون
المنش کی التجا ہی کا غصہ اب
صد نہ نہونشہار تجھ کے عذاب کا
سکھٹا یار اینا نقش اس نوز اوٹھا
بیکر دل جلتا تھا زین خاک میری
سب کو شیدہ پیشہ دون کو دھون اوٹھا
ای صبا عقل سے پروا نہی خاک اوٹھا
یہ غمناک انسان ہوتا ہی جہان اوٹھا
نفس اوٹھا اب زور پیدا کر کے یا ککر اوٹھا
جس کے اختیار دن پر نہ آتی حق اوٹھا
ہو گیا دنیا ہی میں گردنکشی کا مقام اوٹھا
پای قابل پرست جھکا چھٹہ اینا سر اوٹھا
نہ دیار جسا دوسرا کوئی نہیں اوٹھا
ای

آباد

نچو دی شین شین خضر بربو گی
پای ازخودت سوی کو دیکر اوٹھا
کھوئی خالی باغیچہ بارسے بوسا
ساقیا اکھون کھنکھن سے نوسا
عید کار زمین شکوہ جہاں بوسا
اوٹھ سکے صدہ جہاں بوسا
پہا زلفت گردن خنچ اوٹھا
میں چھرا کھوٹا جہاں بوسا
بیکر نقش قدم کی شکیں اوٹھا
فانوا می سے جان بیکر این اوٹھا
میں کے لئے نہ راست توڑا اوٹھا
میری اکھو نہ میری بوسا اوٹھا
جواب جہاں سے ای قندچہ اوٹھا
اب جاکوئی شینج اوٹھا
نچن گردن شادوت دین بار اوٹھا
شیشہ شادوت دین بار اوٹھا
دوب کی تاشہ زنی بار اوٹھا
کرت ہوا ہی سے نہ اکدن اوٹھا
اوٹھ بولی سے نہ اکدن اوٹھا
جھکے سے وہ بھی چھکے اوٹھا
نفس کو چنچل من جسم وہ بیکر اوٹھا

قلم ایضاً دو کلام کھنڈا گو گو دیکو کو کو
 ترسا دیری منہ مشتق حین سانی کا
 بجے رہتا ہی رسیدہ وہ غزل شہری
 صاف سیکھای چلن ابو صحیحی دیکو
 بچہ من پیچھے کو پیچھے ہوئی آواز فنگ
 صحن گلزاری میدان صفت آرائی کا
 جسے دھلکھائی یاد ہوا دیوانہ
 ہی نشانی ترس کر ایک تماشائی کا
 سبزہ رنگوں کی بی خاک توری
 سبز رنگ اس لیے آہی نظر کافی کا
 پشتر ترسے مان ہوتے ہیں سامان پیدا
 کھلے کے وقت اس کے قریب
 ہو کے دنی ہزاروں ہی گل انوار میں
 اس لیے خلاصہ ہوئے تن گلستان پیدا
 ای شب بحر زور غلام سے دست فرما
 ن صحیح نہ تو تاجا گریبان پیدا
 خاتمیت ہنہان میں کیے ساری
 میری تربت سے ہوئے غلی مضطرب
 گرین ہیادہ ای کوئی بھوکا
 کہ خدا تو ہے خاک سے انسان پیدا

آتش
مصحح سرمدین لاکھون کا غلامی کا
بازندھون مضمون جو صبر بار کی غلامی کا
وید کا گانی نے مجھے مدہ میں مسیحائی کا
ملک الموت سے سائل ہوں نا ہی مینے
کلیں شیطان کا احوال نا ہی مینے
جسے شیطان کا ارد ہی جین کی کا
پا پیست بھی ارد ہی جین کی کا
ہوئی حجت مجھے ہے گویا نا ہی کا
کتاب پر احسن پر آشوب ہی کا
دھانا نا ہی را حسن پر آشوب ہی کا
آکھوں کی راہ سے دم سکلے نا نا ہی کا
گوتی قابل نہیں ہونے کی دانالی کا
پہی پنج کے نالے سے صدرا نا ہی کا
قید خانے میں بر حال ہی سودا کی کا
اک پر کی کو بھی شیشے میں اوتا را ہی کا
یاد کیا اس مشہور کلام
بعد شاعر ہی مشہور نا ہی کا
شہرہ البکہ پر مدہ میں نا ہی کا
شہر میں پانچہ جاتی ہست کی کا
اب ارادہ ہی مرا باد پر چالی کا
حشت

ہر دہائی ہر تاب یک صورت روشن
 کیوں سو انور تو چشم تماشا کی
 ہم جو نام نہان چشم تماشا کی
 یاس ہستی کے عشق میں پڑے ہیں
 پیران کے پیران کے عشق میں
 دور سو نہاں اس یاد نہ زلفوں کی گئی
 یادوں سے خوف کو چھو گیسو رجب
 اب خدا حافظ نامہ دل سوئی کا
 کچھ مریدین بہت ہیں سے سوئی کا
 قرب تو کتنا فراموش ہوئی کا
 یو دو قوی ہی کہ ادنیٰ کی راہ دار
 ذکر و تھن تو کسی دن شب ستائی کا
 شکر کا حسن ہی مضمون پیدا ہو
 لطف آباد نہیں قائم رہا ہو
 سے ای اے خوش گویاں یہاں
 کہیں از روئے کبھی گریبان یہاں
 ہر قرن سے ملک دیکھ کے ہیں
 بھی تہنیں اس غم کی ہیں
 بال ہر سے بٹائے ہیں
 پر وہ شب سے ہو امیر و خزان ہوا

عاشق

وہ تصویر ہوں گے ہر ہر تصویر کا
ہر ورق ہر برگ کی جاہ کی تصویر کا
کوہ عالم کے نقش میں ہی تصویر کا
رنگ اور جاہی چہرے ہی تصویر کا
کھنچے میں مضمون سونو رخ دل آفرین
کما کر رہی جاہ احسان میں مجاہد
جلیات جو لگا عشق تلبان میں مجاہد
نالدہ تافوس ہر نالہ ہوا تجھ کا
کیا ہی گہری سیری نوافض کے حضور
سٹری نہ میں شاد دیا ہی خوشی کا
ای مصور سوز غم کی بھی رعایت چاہیے
خال گلچن سے بنا کردہ مری تصویر کا
کھلتا ہوں اس سے خان کی کاشی کا
کا وقت کھلتا ہوں قلم سے تصویر کا
جی بیل گر انسان واقعی موی تصویر کا
کوہ کی موت بھی انجا موی تصویر کا
کسکے عارض سے تصور میں ہوں تصویر کا
جی ہوں مہتاب سے نا آشنا تصویر کا
دوسو چہرے چہرے میں تصویر کا
خیم نیلای ہر کہ جو ہر تصویر کا
میری

مست

قند بیان کی صبا کا لکڑی پیشین بین
قند کے کونے سے جاری ہوتے دریا شکر کا
روشن شمع کی لہریں پلوں سے کچھ غبار
حیثیت سہل کی سرسبز پہاڑوں شکر کا
سے سکا دستہ لہریں ہر پہاڑ شکر کا
الوار سے گرم بھی ابر سے تصویر کا
حال مستقیم غریب اس کے تین میدان
ریا کی بھی نقل ہی پیشانی کی تصویر کا
چار دیوین تری حیران میں سار تصویر کا
غس قلم کا قطع سے یکا تب تصویر کا
نرمی لہر سچھ غارت گیری کی تصویر کا
پینہ بھی بہر شہر ہم سے تصویر کا
دینہ موسیٰ شاد و شکر تصویر کا
یہ وقت شکر سے موقع رہا فخر کا
تجسسی کسی رون کے دل میں لے لے لے لے
اس ترقی میں بھی کجی کی دوش تصویر کا
کشتی تیر مزہ پر شمع ابرو بھی تصویر کا
ای سکار انداز جو دور رنگ اس شکر کا
روک نہر دور دار قاتل کا تصویر کا
مرد کے کھنچے کا زور زخمی تصویر کا
مرد

آباد

وہ کیا لگنے ای قابل لگنے واہ واہ
ان جانیں کیوں نہ ہو ہر تصویر کا
ایسی عاشق کی آفت رسوائی ہی تصویر کا
حکم ہر لاش کو دیا ہی تصویر کا
قند شوق شہادت کے ہونے تصویر کا
مجاہدانی چاہے قابل ہی تصویر کا
دل کھنچا جا ہی تصویر کا
روانہ سے میں انہی تصویر کا
مضمر کھنچے شکر تصویر کا
دیدہ بسمل شاد و شکر تصویر کا
ہر کھنچوں بہ عاشق ہی شکر تصویر کا
پاکی گرد قدم میں ہی تصویر کا
دیکھتا ہوں جب چہرے میں ہی تصویر کا
شکر شکر ہی شکر تصویر کا
قابل بین رون سے تصویر کا
نہر ہی صاحب تصویر کا
قون و رہی تصویر کا
چاند سے شکر فاکا تر ہی تصویر کا
آسمان پر ہی شکر تصویر کا
عشق ابرو جاہی تصویر کا
جی ہی قصبے سے تصویر کا
عشق

عشق	موت	موت
<p>عشق کج دل سے چھوڑی ہوئی شری سلب جدار باہر خار دامن گیر کا مونیچھیا لٹائی ای بابا و اکثر سجیہ عالم عشق یاری توں سے انکار وصل اسکے دہن سے نکل گیا ظہر لکڑی زخم بدن سے نکل گیا دہ گل و سپر کج چمن سے نکل گیا غیر عشق کے صاف نالہ دہن سے نکل گیا تالان حضور یار ہوا چمن زہر سے دل کا بانی دمساز دہن سے نکل گیا آپ میں تم کوں کیا ادھر سے نکل گیا کس بات میں میں اسے سخن سے نکل گیا اوصاف سلک گوہر دندان یار میں ایا و فحیدان بعد دہن سے نکل گیا لاشتہ ترب کے گور و کفن سے نکل گیا دم گھٹ گیا نہ جسے ہوا ضبط مرعہ دل میں بوجھ بھر اتحاد دہن سے نکل گیا تری ہوئی وصل میں ای لونڈاں ہر گل ترب بھی چون سے نکل گیا ساقی</p>	<p>موت کج دل سے چھوڑی ہوئی شری سلب جدار باہر خار دامن گیر کا مونیچھیا لٹائی ای بابا و اکثر سجیہ عالم عشق یاری توں سے انکار وصل اسکے دہن سے نکل گیا ظہر لکڑی زخم بدن سے نکل گیا دہ گل و سپر کج چمن سے نکل گیا غیر عشق کے صاف نالہ دہن سے نکل گیا تالان حضور یار ہوا چمن زہر سے دل کا بانی دمساز دہن سے نکل گیا آپ میں تم کوں کیا ادھر سے نکل گیا کس بات میں میں اسے سخن سے نکل گیا اوصاف سلک گوہر دندان یار میں ایا و فحیدان بعد دہن سے نکل گیا لاشتہ ترب کے گور و کفن سے نکل گیا دم گھٹ گیا نہ جسے ہوا ضبط مرعہ دل میں بوجھ بھر اتحاد دہن سے نکل گیا تری ہوئی وصل میں ای لونڈاں ہر گل ترب بھی چون سے نکل گیا ساقی</p>	<p>موت کج دل سے چھوڑی ہوئی شری سلب جدار باہر خار دامن گیر کا مونیچھیا لٹائی ای بابا و اکثر سجیہ عالم عشق یاری توں سے انکار وصل اسکے دہن سے نکل گیا ظہر لکڑی زخم بدن سے نکل گیا دہ گل و سپر کج چمن سے نکل گیا غیر عشق کے صاف نالہ دہن سے نکل گیا تالان حضور یار ہوا چمن زہر سے دل کا بانی دمساز دہن سے نکل گیا آپ میں تم کوں کیا ادھر سے نکل گیا کس بات میں میں اسے سخن سے نکل گیا اوصاف سلک گوہر دندان یار میں ایا و فحیدان بعد دہن سے نکل گیا لاشتہ ترب کے گور و کفن سے نکل گیا دم گھٹ گیا نہ جسے ہوا ضبط مرعہ دل میں بوجھ بھر اتحاد دہن سے نکل گیا تری ہوئی وصل میں ای لونڈاں ہر گل ترب بھی چون سے نکل گیا ساقی</p>

فامع

اوس رنگ گل کے گلے سے لگا کر
جل جل سا فندے میں سے لکھ
اہل بین لکھا ستم سب
نادر و آسمان کون سے لکھ
سن سان شل وادی غمت سے لکھ
شمار پر فامع آج وطن سے لکھ
جو بوسے میں گل جے وہ برون بکرا
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
فندے میں لکھ لکھ لکھ لکھ
نیری بولاری شمع کا نوری بکرا
پوچی خلق میں جو جاہست بکرا
بر کیا نیل کا پانی جی جی جی
چلن لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
شے ہم سے دیکھ لکھ لکھ لکھ
مین کتنا تھانہ لکھ لکھ لکھ
فلج اوڑھ لکھ لکھ لکھ لکھ
جو بکرا بکرا لکھ لکھ لکھ
مارا کھیل سا لکھ لکھ لکھ
سب کرا لکھ لکھ لکھ لکھ
مٹھا اٹھو لکھ لکھ لکھ لکھ

4.

المش

بنت کو شمشک لکھ لکھ لکھ
دھواں شمشک لکھ لکھ لکھ
مٹھ لکھ لکھ لکھ لکھ
مٹھ لکھ لکھ لکھ لکھ
نیر حسن سے لکھ لکھ لکھ
خندگی یاد لکھ لکھ لکھ
قبای گل کو لکھ لکھ لکھ
بن الی لکھ لکھ لکھ لکھ
نہیں لکھ لکھ لکھ لکھ
تری تار کا لکھ لکھ لکھ
تلکف کیا لکھ لکھ لکھ
جو غیرت لکھ لکھ لکھ
کسی جیتم لکھ لکھ لکھ
تو لکھ لکھ لکھ لکھ
جدا لکھ لکھ لکھ لکھ
نری لکھ لکھ لکھ لکھ
جلال لکھ لکھ لکھ لکھ
زول حسن لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

آباد

ماتی جھلک کے جام سے لکھ
اوتا ہو جائے بدن لکھ
کچھو کچھو کچھو کچھو
بانی تمام جاہ و دن سے لکھ
موری ہوئی ہی کچھ لکھ
مٹھ لکھ لکھ لکھ لکھ
بل لکھ لکھ لکھ لکھ
دم لکھ لکھ لکھ لکھ
نیر حسن سے لکھ لکھ
نیری بولاری شمع کا نوری
پوچی خلق میں جو جاہست
بر کیا نیل کا پانی جی جی
چلن لکھ لکھ لکھ لکھ
شے ہم سے دیکھ لکھ لکھ
مین کتنا تھانہ لکھ لکھ
فلج اوڑھ لکھ لکھ لکھ
جو بکرا بکرا لکھ لکھ
مارا کھیل سا لکھ لکھ
سب کرا لکھ لکھ لکھ لکھ
مٹھا اٹھو لکھ لکھ لکھ

مطام

کر

۷

١٢

五

اکیس کلاں سے ہمارا گلبدن بکرا
 تو کھڑی باغیان تو دیکھنا انگ چین
 سے کچھ اور چالیں آپ چلے اپنے عاشق
 سنی بے صاحب کے صاحب کا چہن بکرا
 بس اس قصہ پر کہیں کچھ نہیں تو دامن پر
 بس سرور افغان دوری نور شہزادین بکرا
 ضیائی تن ہوئی دامن نور شہزادین
 بقای گل کی صورت چاک پیراں کی بکرا
 چہ اناغ دم قین ای گل پیراں کی بکرا
 میں صید عجیب کی دہ نون کہ میری بکرا
 لاکر تیرے گل کی دہ نون کہ میری بکرا
 دھستے سے نشیدنی دین کی بکرا
 تو کی کیا گرم ہو کر دہ نون کی بکرا
 کے بے مال گل کی صورت بکرا
 تری رفتار سے ای رشک گل چین بکرا
 عروس عاشق نون کا بعد درن عاشق بکرا
 بنی حسرت یہ نقش حیات کو بکرا
 خراج یا جب تک کہ پیری زیست کی بکرا
 سے گی جان پر دم بھر وہ یہ بیان بکرا
 کیونکہ

آتش
 رخ سادہ بین اور شوق فاقہ نشین آتش
 نظر آ رہی آسمین ہر اہل بحرین بگڑا
 دہاؤ نظر شکل ہی چشم بین کھلا کدن
 گھوڑے کی طرح گنبد آتش
 صفت و گمان کی جنبش کا گما اقبال نے
 شہیدوں سے سالار جب سے
 کسی کی تقلید کیا ہے جان اور سکھادین
 منسا گل کی طرح نہیں ہیں گھٹا
 کمان و تھی از بندہ کوئی مارا نہیں
 کسی جھوٹ سے کس ن کوئی مارا نہیں
 ہی فخرت جھٹکے دماغ عربی کو بھالے
 ہوا جب تلخ جا سے پہاڑے پہن بگڑا
 گر آتش جھٹکے اتران بت بین جھٹکے
 ہوا مسدود کستہ جاوہ راہ و گھٹا
 کہا بیل نے قیاس اگل سون گھٹا
 اتری جہ جہیل حراست اہل بحرین
 ارادہ کیے کھالے کا نامی نافع جھٹکے
 وہ آتش ہون جسے کھالے کے کھٹکے
 امانت کی طرح کھازین نے نور جھٹکے
 آتش کو کھرا ہوا انباہا کس کا جھٹکے
 جہان

به کمال از دو سبیل بود و ایشان سر و دم گزین
 شے جاتی ای شکی چون نگ چین
 بنای گوهر قیو بر شیرینی است
 تر از نقشه نظر آبی برای کوکب
 خیر اری ای عالمین چشم زلف جانان
 بس اب سودا تر ای ناله تشنگ غنیم
 مزه یاد آگیا کسی لب شیرین کرد
 تھاراد اذوقه کج ای کام و دین
 باطل ای سبب پخته گداز
 ناشایسته برسون بین زده سبب فنی
 دی گالون کارنگ ای بی گداز
 بواغ افاضی کین مزه نازک بن
 یزدان صحت نه کھا کوب
 نکونی کاتب قدرت ای کوب
 بنایا سگشتن زان یسار
 کسب عامه زنده سان
 بنایا کھا یمن ای کسب
 تر از کھا یمن ای کسب
 بون بومر گیا یمن ای کسب
 کفن و ادراجی موموده
 بنین

1

یاد دہا کہ تاوش ہوختی بہر
دل میں دروازہ ہی اس گنڈنگاری کا
نشان سے میں ازخود یاد نہیں کر سکتا
جو دی میں بھی دیکھ دھان ہی داری کا
ی وہ غل میں حسن میں بھول اس
جسم محبوب میں کرتا نہیں بھکاری کا
شہسروی کا اوس نشان سے کوئی
جاننی نام ہی شہسری کا بھاری کا
تو وہ نور شہسری کا بھاری کا
ہویم ان داری میں علم دین بھاری کا
کھانگی ای افے دور دین بھاری کا
وصدیر سے کیا ہی مری غم ہی افے
رحم دل ایے میں ہم صد کہ عالم میں
غم ہو اے مضمون کی گرفتاری کا
روی کلنگ اگر وہ میں ہو عکس کا
طور فور سے میں ہو رنگ کی بھاری کا
دبدم خندہ گل سے یہ صدائی ہے
پانچ عالم میں ہی مریغی از داری کا
وہ خود سے تہمت سے جان میں سیار
کیا لکھون عالم میں ناسم کی بھاری کا
بہرا

آتش
سجائش کے اچھا کا عیسیٰ کی
سما کی شہسری بھاری کا
خل سیکو بھاری کا
کام کرئی ہی مری آہ بھاری کا
خچا اوس بھاری کا
چاندنی سے ہی بھاری کا
سکینہ میں بھاری کا
تکھن بھاری کا
کھرا داری بھاری کا
نورنگون بھاری کا
مجاور داری بھاری کا
جی میں آبی گل گل کا دبیر اوس
لو اوس وصلہ بھاری کا
اسے دکھائی بھاری کا
پین تو آتش بھاری کا
پانچ خلک جبرہ از بھاری کا
پانچ جہان بھاری کا
ریشا ہی جہان بھاری کا
دوران میں بھاری کا
ہی خوش بھاری کا
سودا ہو ہی بھاری کا
چند انار بھاری کا
اوس

ایاد
روشن اس بھاری کا
نشان میں شہسری بھاری کا
بھاری میں بھاری کا
حسنت میں بھاری کا
شہسری میں بھاری کا
اشک میں بھاری کا
بھاری میں بھاری کا
ی کی دن میں بھاری کا
بھاری میں بھاری کا
راز نگون میں بھاری کا
کات دی بات میں بھاری کا
بھاری میں بھاری کا
چین سے بھاری کا
قصہ کہ بھاری کا
بھاری میں بھاری کا
بھاری میں بھاری کا
روگ کس جان میں بھاری کا
کون شانی بھاری کا
بھاری میں بھاری کا
دور ایسا بھی بھاری کا
منزل

ناخ

میر آفتاب کشته ای ابروی بار کا
 طعمه ہو ای خون شقی دلفریز کا
 مردم خیال ہی خنجر تار تار کا
 بس ہی چہ چرخ شمشیر کا
 جسے پراہی جس سے گلزار کا
 صاف آئینہ طوطی صبح بہار کا
 باز چو دل مرا ہی کسی فی سوار کا
 کیونکہ ہر نفس میں جو فیض
 آج تک ہی ہر دماغ فریق اپنے
 ہم سے تشنگان نہیں جہر کا
 منھوں جگر کی ہر دم ہی جگر کا
 شوق اندون ہی جگر کے کھنکھار کا
 گردن بگڑ دودھ ہلے نجات ہی
 تپا ہون ہر تار سے میں عالم سرکار کا
 بسا ہی اوی مجھے گزیراں ہی راز کا
 کہوں فرار نامن اپنے تزار کا
 برسات ہی بلای گویا ساقیا کا
 بند وستان میں ہی کسی سہرا کا
 دشت خون میں شام عمر کا
 آج خیال مجھ کو کیسوی بار کا
 جائے

آتش

اوس بادشاہ حسن کے در کا حقیر ہون
 غل جاسوادی جسک دیار کا
 پیری میں دغ عشق نیکو نگر عزیز ہو
 سب فصل کا مٹی دی گلی سب بہار کا
 وعدہ خلافت یار سے کیوں بہار کا
 آنکھوں کو روک دے کسی ہونہوار کا
 تکی ہی بجا ہر خوش آن سے یہ صدا
 تار کی لحدی سوادا سے قطع ہو سدا
 فصل بہار کے گیسو کٹ دیا کا
 دہن سے سلسلہ گر بیان کے تار کا
 دست علی کی ضرب کا جھنڈ میں ہی
 اون ابرو دون میں ہر جڑ ہی دلفریز کا
 بعد از تنہا ہی کو چہ کیسوی جہر کا
 سودا تو دیکھو کس مشیت غبار کا
 گیسو قرب آیت زوی یار کا
 چہرہ ملا دیامی حلب سے تار کا
 چٹی سے چھری توی لے ترک عید کا
 تو آ رہ چھوٹا ہے فون شکار کا
 چھینے زیادہ منہ کر عشق سے تار کا
 تلواد جھلکے ہو سہیلیا دست یاد کا
 باز

آباد

نزل راہ عدم میں ہون ہر پیر کا
 غم ہوا زانہ ہی نہایت جی ناز کا
 مشکو کو ہر ذراں سے نہ عمر کا چھوٹا
 سلسلہ کہ نہوا میری گیسو باری کا
 وہ بھی ہر جگہ صدمہ جی شے نا
 طوطی میں کھان میری دل انگاری کا
 گلے خاک میں کھلے گلے حبیبی کا
 اب ہ عالم نہ ہر جسم کی باری کا
 نشانی میں موہی باری کی خالی باری کا
 بین تو دیوانہ ہون آیا کی شہر باری کا
 مطلع
 قلم بیان خوان ہی نہوسم بہار کا
 ہر رنگ رنگ ہی چین روزگار کا
 ای باغبان چین میں چین اٹھانے
 دودھ چارہ فراہ ہی سو سہرا کا
 دنیا ہون خود کو کھائی آیت دشت ہون کا
 حسن خطے آئینہ جی جسم باری کا
 آہی جی میں جہر کے سہلو کو بکون
 کھلا دون اوتے حال دل بہار کا
 جگہ

فاصلہ

ای اہل می تو نے با جسم سے کزنج
کب سے میری پیچھے پھانک کا شیار
فون سب جان دیگا نہ عشق کا خار
نقد جان دیگا نہ عشق کا خار
پہلا سیارہ کیا کتب میں عشق کا
پہلا سیارہ کیا کتب میں عشق کا
دل مراد سون چلی ہے جسم کا
کب تک میں مارا گیاں جسم کا
کوئی قاتل نہیں فاصلہ ارکان
جو کرمل نہیں فاصلہ ارکان
فاصلہ فاصلہ فاصلہ
مطالعہ

آباد

عالم ترین فرد جو میں سے کوئی
حاصل سے لینے نام کو کین عمارہ
عشق میں دل کا پیمان کرنا کسی سے
عشق میں دل کا پیمان کرنا کسی سے
پتہ پتہ ہر نام کی بیخون سے
پتہ پتہ ہر نام کی بیخون سے
سال اپنا ہی صنم ای بصری میں
سال اپنا ہی صنم ای بصری میں
سینہ دوسرے تھا عماراد و سنگ
سینہ دوسرے تھا عماراد و سنگ
کوچہ قاتل میں جب شوق شہادت
کوچہ قاتل میں جب شوق شہادت
سرخ کاردن پائی بار صد شہادت
سرخ کاردن پائی بار صد شہادت
نوشہ تھا ادھمن بد فتنے میں
نوشہ تھا ادھمن بد فتنے میں
شوقی تھا نہ سے جہان مرا کوہ
شوقی تھا نہ سے جہان مرا کوہ
شان عشق دلی ہی خون و زمان
شان عشق دلی ہی خون و زمان
ناقلت ناقابل و نایاب و ناکارہ
ناقلت ناقابل و نایاب و ناکارہ
اہل عالم سے ہمہ شائق و ناکارہ
اہل عالم سے ہمہ شائق و ناکارہ
مردم دنیا تک پہنچے ہیں دل صبر
مردم دنیا تک پہنچے ہیں دل صبر
کشتہ زک عالم ہی جسم نسبت خود کام
کشتہ زک عالم ہی جسم نسبت خود کام
ہاں توڑن میں وہ سلک پائی میں
ہاں توڑن میں وہ سلک پائی میں
ای تپ غم کو میں پیل جواں میں
ای تپ غم کو میں پیل جواں میں
دو بھری پیرم کر یا میں وقت آرام
دو بھری پیرم کر یا میں وقت آرام

آباد

ایک جگہ میں ہر وقت کا ایک
ایک جگہ میں ہر وقت کا ایک
عشق میں دل کا پیمان کرنا کسی سے
عشق میں دل کا پیمان کرنا کسی سے
پتہ پتہ ہر نام کی بیخون سے
پتہ پتہ ہر نام کی بیخون سے
سال اپنا ہی صنم ای بصری میں
سال اپنا ہی صنم ای بصری میں
سینہ دوسرے تھا عماراد و سنگ
سینہ دوسرے تھا عماراد و سنگ
کوچہ قاتل میں جب شوق شہادت
کوچہ قاتل میں جب شوق شہادت
سرخ کاردن پائی بار صد شہادت
سرخ کاردن پائی بار صد شہادت
نوشہ تھا ادھمن بد فتنے میں
نوشہ تھا ادھمن بد فتنے میں
شوقی تھا نہ سے جہان مرا کوہ
شوقی تھا نہ سے جہان مرا کوہ
شان عشق دلی ہی خون و زمان
شان عشق دلی ہی خون و زمان
ناقلت ناقابل و نایاب و ناکارہ
ناقلت ناقابل و نایاب و ناکارہ
اہل عالم سے ہمہ شائق و ناکارہ
اہل عالم سے ہمہ شائق و ناکارہ
مردم دنیا تک پہنچے ہیں دل صبر
مردم دنیا تک پہنچے ہیں دل صبر
کشتہ زک عالم ہی جسم نسبت خود کام
کشتہ زک عالم ہی جسم نسبت خود کام
ہاں توڑن میں وہ سلک پائی میں
ہاں توڑن میں وہ سلک پائی میں
ای تپ غم کو میں پیل جواں میں
ای تپ غم کو میں پیل جواں میں
دو بھری پیرم کر یا میں وقت آرام
دو بھری پیرم کر یا میں وقت آرام

مناجات

آتش

اباد

ایک تنهای بگریختنای نوراد و سر
دیکر او نادان تاشا گردوش بام کا
دیکر کون کونای تاشا گردوش بام کا
کیا جواب اوست و قاصد کے پیغام کا
گروصال یا چاہے عزیز کے پیغام کا
پہونچے یا نہ پہونچے کوئی تیرے پیغام کا
زیر قلم سے بیان ہمارا حق پر خالی ہے
نامہ برو کہ چھوٹ جلدیابی پیغام کا
موت چھوٹ جلدیابی پیغام کا
قدر کرنا ہوں شب وقت میں گرام کا
ساحری نالوں کے پیغام ایسے میں غمناک
یہ نیاز نہ نکلا ہے پیغام تیرا نام کا
مخبر دل کی میں گرفتاری پیغام کا
دیدہ صیادی ایک ایک طوطہ دام کا
پوش میں آگے مشک و دھن تیرے صم
دھن بنائی غنیمت یکدم آرام کا
گرمیوں کو راہ پر لایا ہی عشق زلف یار کا
نقشہ دلین کا حرف کی کھنکھاس اسلام کا
ای شب بزم صم تو بخوبی ہی درجہ سہا
دانش سے کچھ کم نہیں جاہ پور غلام کا
دیکھ

خجندی دادی تیری بن بیانی بھی
تیرے پیغمبر میں قافہ آرام کا
گروشن دل کو چھین طوفان کو چھوڑ دیا
خاک راہ یا بھگتوں کی پیروی اسرام کا
یوں کہ موافق جس نامہ تیرے اسرام کا
رات دن میں منتظر ہوں موت کی پیغام کا
گروار ایش اگر کی توئی کا طالب دلا
دوسرے کشتن کو چھوڑ دین و شام کا
آری ہی تیرے پیغمبر کی پیغام کا
یہ بھی گادواری سے نشان لدا م کا
ایسے گادواری سے نشان لدا م کا
دھن بنائی غنیمت یکدم آرام کا
پوش میں آگے مشک و دھن تیرے صم
دھن بنائی غنیمت یکدم آرام کا
گرمیوں کو راہ پر لایا ہی عشق زلف یار کا
نقشہ دلین کا حرف کی کھنکھاس اسلام کا
ای شب بزم صم تو بخوبی ہی درجہ سہا
دانش سے کچھ کم نہیں جاہ پور غلام کا
دیکھ

خجندی دادی تیری بن بیانی بھی
تیرے پیغمبر میں قافہ آرام کا
گروشن دل کو چھین طوفان کو چھوڑ دیا
خاک راہ یا بھگتوں کی پیروی اسرام کا
یوں کہ موافق جس نامہ تیرے اسرام کا
رات دن میں منتظر ہوں موت کی پیغام کا
گروار ایش اگر کی توئی کا طالب دلا
دوسرے کشتن کو چھوڑ دین و شام کا
آری ہی تیرے پیغمبر کی پیغام کا
یہ بھی گادواری سے نشان لدا م کا
ایسے گادواری سے نشان لدا م کا
دھن بنائی غنیمت یکدم آرام کا
پوش میں آگے مشک و دھن تیرے صم
دھن بنائی غنیمت یکدم آرام کا
گرمیوں کو راہ پر لایا ہی عشق زلف یار کا
نقشہ دلین کا حرف کی کھنکھاس اسلام کا
ای شب بزم صم تو بخوبی ہی درجہ سہا
دانش سے کچھ کم نہیں جاہ پور غلام کا
دیکھ

۱۰

حسن شکر و دو دیکھے عالم ہی تو کا
 طیار ہمارے شہر میں سب نام طو کا
 بین پانوں تک و بال سرگس کی چو کا
 چار سب ہو گیا بس دہ تو کا
 اردو دکھا دیا کوئی سوار عرب تو کا
 یہ کہ تو تو و علی تو کا
 جھلسائی کوئین دل ناہور کا
 شبہم تو علی کوئین دین دیہ و صفت کا
 دیوان کیوں شکر سے تیز کا
 قرآن میں بھی ذکر ی غیاں دور کا
 کوئی مینج کیوں نہ پائی نگاہ پاک
 یان چو تو ہی جام شراب طور کا
 کرتی ہوں کس طرح عیاں طور کا
 مضمون کس طرح عیاں طور کا
 ای شہزاد اگر کس طرح عیاں طور کا
 پوچھا دے تو میں یہ شہزادہ طور کا
 بی بی سے یہ پیش دینے طور کا
 ہر کس طرح عیاں طور کا
 یہ سیکرہ مقام نہیں ہے غور کا
 غالی

فاش

خالی بیند فاش سے قائل کی کوئی
تلاش کو بھی جائے اب سنگ طو کا
دلت سے بے خود و برون بین
اب تافہ بھی بند نہیں سکتا حصو کا
آواز تیرے غم و آدوی اگر
عالم ہی صاف صحت پنج بربو کا
فاش گئے جو سنگ زو سودا کی
برسنگ بین شاد رہی تھے طہور کا
مطلع

مستوری ہی خلد دوم اوس پنجک پری کا
پاؤں نیکی گاہی چلن سبک سی کا
عقد حسن بین ہی غل زرافر
کرتابی ہو البیر و دان مولی کا
سرس منہ چکر زور نام تری کا
اشکون بین اپن شل کہ نام تری کا
پاکان ازل کوچن پردای مری کا
عیدی کو فریچہ نہوا بے بدری کا
برکسی نہ چوری لائی چن بین
ہر گل بین بود ازک چراغ سوری کا
مطلع

آتش

مین قدم سے یارس کہ دوس نہ پیر
بزرگ پیکول کام کرین چشم وور کا
دو دانی دل یار تری جودہ دوی کا
مشاق نہایت پیری پیشانی پری کا
انداز کہان یر روش وور و پری کا
دم بندی تھوکر سے تری بکک دی کا
ہنگام گل ولالہ کی سے حب دی کا
دو دانی ہو اچا سے پیشانی پری کا
ساقی کی گاہ تون شکرے ہو شاد کا
پیکھون سے دیاجام می پیری کا
ایک بود سے فدکای رس خوش کا
دل رنگ کھاتای عشق جیجی کا
پیری بین خون برودن پانی طوف کا
سیسی کا ساسی حال دعای جوری کا
تلاش یارس گفتو لون بین غم و پری کا
کشتی ہوائی ترک تری کی نظری کا
پیشانی بین دیکھتے زلفین بین بین
سبزہ مری تربت کا ہر خوب ہو کا
ایسے مری بین فو تو حق ہی چری کا
کیا

آباد

ای باد سفر قصد بیکر مسفری کا
خفتگی کی کین پاؤں بھلا بیکری کا
جنا بھی شکرے کجا جادوس بیکری کا
وٹے شکر بین بندیک دری کا
آنا بھی نہ چھل آتی بین بیکری کا
دور آنکھو شکر شامی پیری کا
دل خون می قدر لعل لب بیکری کا
ہی خفت بیک شکر عقیق جوری کا
با مال تری چال بے کچھک پیری کا
رفقار تری ہوش آوری ہی بین
محبوب ہی لی یار پیرین روح جان بین
جس طو سے دم بند ہو شکرے پیری کا
ہر بار جو سے سا بیکر پیری کا
پربون بین چلی غل تری نازک مری کا
کریان وہ ہون جو کو خند بین بادور کا
عالم نہ خشکی بین بھی ہو جوری کا
اتکونے بھی چھو لاند بھلا چل شکر کا
عالم ہی سے بل بین کیانی تری کا
اوتار ہی تری چال کے اوصاف تیر کا
نامہ بین ہی اب پیر بودا پیری کا
دیکھ

کا

<p>ایاد</p> <p>ہر ایک موج بھی بے پناہ دریا میں تراویں توں جہنم کے آگ میں میں ناکہ زن تھا فطرت اور بھی تھا ہوایا تو مری عکس رخ سے ہوا دیباچہ کی گت داؤد میں یہ آہن جھٹ فدائی خضر کو لیکر بھیج نہیں ناہ زیادہ آب یقاس بھی آب آہن تھا</p>	<p>نسخ</p> <p>ہر اچان نقد فدا ہوا خرم کاری رعایا خیر ملی چشم خرم سوزن تھا دل دھکے سے تھکتا تھا بائی خندہ کلمہ مارا خرم تھا یہ کھایا ہے کس سے کس سے خرم تھا میں اپنے جو خردانی سے خرم تھا میں اس عشق میں خرم تھا فدین مری آکھو خرم تھا میں صغریٰ کو خرم تھا سج دنیا میں کس کو خرم تھا اس کے اس بازار میں کس کو خرم تھا بوسہ لینے کے خرم تھا جسکو پندار سے خرم تھا موسم گل کے ہو کر خرم تھا سکہ بازار میں کس کو خرم تھا ہوش اڑا سے صوت کس کو خرم تھا سکھ کھو تماشیاں کس کو خرم تھا تپوں کو دیکھ کس کو خرم تھا دل تصور کرتے کس کو خرم تھا بند خد عشق کس کو خرم تھا جلوہ فرانی ہی صوت کس کو خرم تھا نہے جس جاسے کو بیا جھوٹا کس کو خرم تھا</p>	<p>مطلع</p> <p>نہے کیسے نہ کہ جسکو سودا ہو گیا رہی آتش تھک سی پہچان صفا ہو گیا کیا فطرت وہی تین پر بیان آتش کس کو خرم تھا شاہ جہاں ایسا رو بہ شاہ ویر ہو گیا کون ایسی میاں تھک عشق میں زندہ ہو گیا ظاہر جان جسکو کس میں تھا ہو گیا نودہ</p>
<p>مطلع</p> <p>شیر ہوش و خرد ہوا ہون کیا ہو گیا خدا صبر و سکون فرشتہ میں عشق ہو گیا نہ کہ کھاکر جہنم اس پر نہ ہو گیا کشتہ ہونا کس کو نہ خیمیا کا ہو گیا ایسا تصور سے حضور چہ جلوہ ہو گیا اچھو ترنگان دیکھ کو دست موسیٰ ہو گیا شاہ بار کد میں خیم سدا ہو گیا مغنی تین دہدہ عالم کس عشق ہو گیا سچ چکر پڑھے لگا عشق دین ہو گیا چکر تار سے دل میں گویا دم ہو گیا سائے آکھو سکھان کیا کیا تماشیاں ہو گیا جھو</p>	<p>چ</p>	<p>مطلع</p>

ناسخ

نود و یوسف ہی جو ہونہ تر اندر کھایا
صورت یوسف آئینہ ہی اندر ہو گیا
کون دن کھلا تھے دہری آتش کا
خدا جہنم اندر ہے کس کے لگا ہو گیا
ختم حرام جام پانی سے تلاء ہو گیا
بادہ گلگ بھی پانی سے نقش ہو گیا
نقش پین خیر کبوا سے نقش ہو گیا
سایہ نیرای پری جادو کا شہ ہو گیا
ہی کشادہ لب کار عاقلان ہو گیا
کھل گیا جہم دیچہ بند رہا ہو گیا
پرسے لگے چاک چھر پران ہو گیا
اندرون دست خوں دست ریخا ہو گیا
جگیا جب ہر خونی دل صاف آئینہ
تھا نہان اپنی نظر سے ہر کج خلق
جکین و باد تر سے بازو کی خبر
ایسے ہر رو سے کہ جاری ایک پانی
دیکھتے کیا رو وقت میں ہو عالم
دو پیر میں ہای مہاجر جس طرح
پاؤں میں ماخلوٹ جانان ہو گیا
وہ تویر کے واسطے ناسخ ہو گیا

بجہ

آتش

پنج ہی جو جس کی نسیاں کھائی
عشق کو دنا م کے حسن رسوا ہو گیا
کھینا ارگون کا رگو کو تاشا ہو گیا
خاکسا رہے ہمارا دل مصف ہو گیا
تو جھلک جھن کی سر کو ای اشک ہو گیا
تکھن کھلائی جنت سر وطن ہو گیا
ایک تہہ تر کس شہا کا حرا ہو گیا
تکھن سے علی روشن دست ہو گیا
نیر دریا میکشون کو خون مینا ہو گیا
خون سے وہ ابرو دھار میں وزیر ہو گیا
گوش زد کی اوس صم سے کدائی ہو گیا
دل مرانا لون سے تاقوس یکسا ہو گیا
جن دی بار دینا اپنے جلو سے گیا
عشق

آباد

مجاہد و زفر کیا ایسا شری نقاش
آس میں ہر دن نہیں آتا مجھے کیا ہو گیا
چھلنے بیٹے سے ہن ہن ہن ہو گیا
مادون چہستان با کربک ہو گیا
سرو گنگ بھی کچھ گول ہو گیا
مجاہدوں نے خلی تپ ہو گیا
نہر آب اشک سے بیمار ہو گیا
عقل تپ جب کیا بیمار ہو گیا
وہ سچا ہنس کے بولاب ہو گیا
مجاہدوں کیلئے رعون ہو گیا
لکھ لیلی کی مجھے رعون ہو گیا
چوہ پین بھی گل ایسے گل ہو گیا
چوہ گل سے بھی آزون ہو گیا
جسم گل سے تیار ہو گیا
وہ نہانے کوئے اشکو نگا ہو گیا
میری آنکھوں پیاپی رخ تھا ہو گیا
جیسے بیٹے دیکھ پیاپی رخ تھا ہو گیا
صورت تیز میں ہونے ہو گیا
اوس کے دانتوں پر نظر ہو گیا
نقشہ نگارہ سلک کیت ہو گیا
مطلع
سیا

شامخ

آج چو سکتا بنین کی سبھی جگہ ہوا ہے
ایک دن روزہ کی سب سے پہلی شام
خاک کے خالی پاؤں سے نشہ
پنشنافہ نقش پاکی جاہور
خاک سے اچھا تھا ہونے کی روشنی
آبلون میں کر سکتے کاٹون کی روشنی
زلف جانان یا کافی ہی جاہور
جادو سے ہونے کی ہول جہر
لنگ نہا طہیس کی ہول جہر
سورج کے کھڑے ہوئے ہول جہر
پتھر کے رشتہ جانی ہول جہر
دستوں کے رشتہ جانی ہول جہر
ایک ہی کہانی بجائی ہول جہر
اس عمارت کو تو سب سے پہلے ہول جہر
دیکھ کر ہی غافل رہا ہول جہر
رقص میں آئی ہول جہر
کرتیبین آسودگان خاک شہر
دیکھ کر وہ سب کو ہول جہر
خاک کا ہو رہا ہول جہر
دیکھ کر

اکش

شاہ لادہ سی ہو تو میں وہ چال
ایک گھوڑے کو چھوڑ دینا
ختم ہوئی ہی نہیں ہوئی
بیکڑ میں فن کرنا ہی غرضان
شاہد جاوہر سیکھ کر مراد
ایک گھوڑے کو چھوڑ دینا
استدرا تو ناگوار ہی کرنا
کفن سے مراد ہے تو
سورج کے کھڑے ہوئے ہول جہر
پتھر کے رشتہ جانی ہول جہر
دستوں کے رشتہ جانی ہول جہر
ایک ہی کہانی بجائی ہول جہر
اس عمارت کو تو سب سے پہلے ہول جہر
دیکھ کر ہی غافل رہا ہول جہر
رقص میں آئی ہول جہر
کرتیبین آسودگان خاک شہر
دیکھ کر وہ سب کو ہول جہر
خاک کا ہو رہا ہول جہر
دیکھ کر

آباد

کچھ نہ چاہتا کہ جگہ جگہ
نا تواری سے بناسا یہ مران
لاغری سے کوئی کتا سبکیا راہی
مر قدم چلے ہیں آہل حق گردن
عاقوان ایسا ہون میں کوئی نہیں
آریا ہی جب کسی قوی کاروں
استدرا تو ناگوار ہی کرنا
کفن سے مراد ہے تو
سورج کے کھڑے ہوئے ہول جہر
پتھر کے رشتہ جانی ہول جہر
دستوں کے رشتہ جانی ہول جہر
ایک ہی کہانی بجائی ہول جہر
اس عمارت کو تو سب سے پہلے ہول جہر
دیکھ کر ہی غافل رہا ہول جہر
رقص میں آئی ہول جہر
کرتیبین آسودگان خاک شہر
دیکھ کر وہ سب کو ہول جہر
خاک کا ہو رہا ہول جہر
دیکھ کر

مطلع

قتل ہوئے کا ٹکڑے سے ارباب
آج قاتل کھینچ کر شہر
چار دن میں عالم سبھی
عشق ترکان میں آج بھی
چھلے کودن میں آج بھی
موتوں جنوں سے جگیا
زمین لاشہ برک شعلہ ارباب
موتوں جنوں سے جگیا

٢٠

[illegible]

۱۳

بجان شیرین ہو ورنہ یار سے کہو نہ کہو نہ
 مر اگر صاحب خانہ ہی فاسد ہو مہمان
 میری دوستی نہیں پھر نہ راہ و نہ جھاد
 آنکھ کھلا کر دیکھ لو کیا بیان رنگ
 لائے اوٹھو لڑائی کی لڑائی قاتل و
 ی حفظ آباد کی گئے نہیں تان رنگ
 لکھتی تھی تو اگر قاتل سے بھی بکارت
 شکر ہی گردن تک لائے تھے حسن
 کیا بیان عالم زوال حسن خوبان کا
 روشنی جان ہی سرور افغان رنگ
 کاروان محبت کی گئی گلشن کی
 صورت فقرش قوم گلزار حسن
 شام پران صبح کی لڑائی حسن
 سانس کو گھلا کر دیکھو دوسرے
 ادس ہی حسن کا عین مقابل
 عشق و محبت جو باطل تھا سب باطل
 عاشق کو توبہ پر دانون کا حاصل
 تو فرزند حسن سے جو شمع جھل ہو گیا
 دہر دن کی آگ میں جل بس ہو گیا
 شمع سے ابرو کو دیکھا جس کا قاتل ہو گیا
 پرش

مجلس

2

2

آریا و
ای جوان تو فتن کی بھیجی کہ تیرے
شے لکھوں بعد از چہ میں برآں
گل موی کی ہولی میں چہ
ہاں لکھ رہی چرخ داغ جہاں
تھا نہایت چہ منور و سرگیا
خ کے اگلے صورت آئینہ چہ
ہو گیا نہایت نظر سے چپک چپک
اور شل بین وقت میں گردان
ای صدمہ کیم تصور کا بہت
چوہ دیدار کب تکھو لے نہایت
کشتہ شوق شہادت پر ریندان
دب کر اوگلی وہ قافلہ اس مکار
دیکھتے ہی اوی تلبان اوس
عاشق کی آہ کبھی کو سن مراد
بادچ میں اوچھی کو سن مراد
آئینہ انی صفا سے اہ کامل
کون جبار و سر عالم میں
جکھون میر غلام تیغ قافلہ
راہ کوئی یا میری نا توانی سے
دو قدم چلنا او دھر کو ایک

9.

مناخ

مطلع

شخص کے گھارے کی گھڑی گریزی یا خواب
میری آنکھوں کے حضور آنا نہیں نہ جا
کروا کہ اس قلاب اس کے کھوسل
کیرن کی آنکھوں نے اس سے کچھ جانو
بہتر گلی پر بھی بان بیا بنی تانی
گر کچھ میں پورا ہی بروی قلاب
کیون نہ اس کوئی جا بھون سلطان
چین سے سو جا ہی از سر پادیا خواب
خیمہ وطن میں نشانی جان بیا خواب
فی حقیقت چھتے ہیں بدہ سیر خواب
کہ نہ اس سے نہین شہانہ وقت میں
نوتے بھی نکلو تیری آئین یا خواب
خواب پر کیا ہوں حال گردان یا خواب
بود ہر ایک شخص کے گھر میں یا خواب
خیمہ ملک کو ہی رہش میں یا خواب
پہنیں تنگ بھی چھتے ہیں یا خواب
نوی اس جا خانہ کی میں یا خواب
مستقل اس میں یا بے کیو کہ یا خواب
خواب

مستش

نہشت لعل و سیری کی جو کچھ لای صبا
حاصل تارا دیو او تو کس صا ہو گیا
گر ویا تری تو تو کس کرم سنا نہ ز
دولت حاتم سے ملا مال سہل ہو گیا
شب کو دم سے جس کے لچتا ہی کوئی نہیں
میں تو قحطی مجھے بھی رشہ مراد ہو گیا
جنش اور دس زکھا ابرو سے تیغ زار
نیم نیم ریگ تھا پودہ بسل ہو گیا
شاو وین کوئی آنکس سا ہو گیا
فانصوت پر پڑی جب سا ہو گیا
چھین سکتی کوئی جای خیال یا خواب
تیری تخت میں نہیں ای دیدہ بیدار خواب
حالت بر میں نہیں ای دیدہ بیدار خواب
کچھ کر جائی پرش از فردین یا خواب
پلوہ میا کر سن لطیف یا خواب
آنکھوں میں ہی پر نظر آنا نہیں یا خواب
دیدہ خانہ خراب سے نہ چھوٹ جائے
اور کیا اسطے ہی بوی منتظر یا خواب
دامن دیدار سے شاید کہ سمجھا کو
جاسے ہی کیا میان دامن کسار خواب
سیاہ

آباد

اس تصویر میں کہ کو کھڑے ہیں سار فوج
جان سے پیرا سیتے ہیں وادل ہو گیا
تیری آنکھوں کی فسون سے زخمی ہو گیا
کچھ بولا سامری بردل میں تاش ہو گیا
وقت سانی میں تو امر گیا جسے پیر
جام می بھی ساغز زمر ہلال ہو گیا
جنگل کے عہد وانی میں بہت گھسی ہو گیا
دامن غزل سے چھین جانے قابل ہو گیا
اب کہاں تشہد کہاں سانی کہاں ہو گیا
نہت رست انقلاب و درجہ ہو گیا
جاشا ہی کیا بھلا ای دیدہ بیدار خواب
پیری آنکھوں میں نہ کیا کچھ بے یا خواب
خانہ می چشم کا دران خیال یا خواب
نہن سنے کامیری آنکھوں میں نہا خواب
ایسی نعت ہی فرق یا میں آنا خواب
چکی شمشیر کی صورت سے ہی یا خواب
چول جا بجا خیال ابرو جانین نیند
علاقہ لہان پر کھسکا دیدہ بیدار خواب
میری آنکھوں میں کمر افبال یا خواب
سمجھتا خواباں دیدہ بیدار خواب
دولت

عالم کو بعد مرگ بھی ای غلامان سے بڑھا
 خیر کا دستہ کیوں ہے لڑکائی شاخ
 ہم دیشو کو بخت چور شہر میں ہو میں
 سیر بھی کی طرح ہو جیسے ہرن کی شاخ
 رکھی چڑی جو ناز سے اسے نہ ذوق
 سبھی ہوا لاکھوں کی سینق کی شاخ
 دیکھو جو چھٹی کی لکھوں کی شاخ
 وہ تیری دست پہا کو کے پاس کی شاخ
 دھلکے اپنے فتنہ پائی ہو تو بہار
 پادوس کو چھین میں تھکا نادن کی شاخ
 مرنے ہوں میں کسی نراکت پر دستو
 بہر جہاں ہوں ہونا زک بدن کی شاخ
 وصف صباحت نہ جہاں اگر لکھوں
 درکار ہو ہر کام لسن کی شاخ
 معنی غرور کی درق مین میں گل
 ناسم ہی ملک فکر نہاں سخن کی شاخ
 بار آیا تو ہو دیدہ نام کام سفید
 جیسے ہو اندھیلان سے در و نام سفید
 سر سفید اپنا کچھیری میں لڑائی
 عین دلاں سیاہ ادراک میں سفید
 سالک

آتش
 جو خال غنیمت ہی وہاں شکر نفعی
 ہر جہین نہی ہرن میں ہر شاخ
 رکھا جوخت دنی انامی شاخ
 سبھا میں ہم سے ہر شاخ کا لگا
 پڑے سے فدا کا تیرے نظر شاخ
 کس شہر شہار کو بولہ میں کی شاخ
 کس شہر میں کی بولہ میں کی شاخ
 مانج جان میں کی بولہ میں کی شاخ
 سوکھی ہوئی ہو جیسے درخت کی شاخ
 روی صبح بار کی الفت کی شاخ
 کھل کر ہوا اپنا بدن یا ہر شاخ
 تشبیہ دیتے سا حذر یا ہر شاخ
 ہوتی جو خار دار نہ ناز کبدن کی شاخ
 صبح کو کوہ دیکھنے گلستان کی شاخ
 باقہ آئی آتش بوز میں قن کی شاخ
 ردیف الدال المسالہ
 می گل رنگ سے لہر نہاں سفید
 چشم میں کو کرے گردش با سفید
 لکھ کر دیش کی ہر شاخ کا لگا
 صبح پوشاک سے ہر شاخ کا لگا
 کون

یاد
 صدیر میں جو زمان سا عشق میں
 آنکھوں میں ہر شاخ کا لگا
 اکھنڈی تانی کا مین سے ہر شاخ
 لکھوں جو شاخ کا لگا
 غامضہ میں ہر شاخ کا لگا
 دیکھوں جو شاخ کا لگا
 ہر شاخ کا لگا
 وہ گل مرے فرارے لکھوں کی شاخ
 بھولی ہی شاخ کا لگا
 لکھوں کی شاخ کا لگا
 لکھوں کی شاخ کا لگا
 یاد و وصف اردو جہان کی شاخ
 ہر شاخ کا لگا
 صبح کی شکل نظر کی شاخ
 شب کی اندھیلی سے ہر شاخ
 ہر شاخ کا لگا
 ہر شاخ کا لگا
 ہر شاخ کا لگا
 ہر شاخ کا لگا

مولانا کا لکھا

نورم اغم سے یہی ہی ہے
کچھ نہیں تو ہو گا غم تو یہ سید
کشتہ الگ کو سید کا ہون کی ہی
رہے تار تار سے بدن کا ہون کی ہی
کیا تری رنگ مانی یہ چلن کی غیر
اسطی سے تو خاکسار کی غیر
سج ہی یہ ہوا سانی قلم کی طرح
عاصی ہا ہی مش قلم کی طرح
خوش و غم کی مش قلم کی طرح
پہلے پو شاکی نہ کیوں تھا تو سید
سویحہ مضمون جو یہاں تھا تو سید
ہو گیا رنگ مرگ دم خیر سید
سات دن پر فلک کی ہی تو سید
زند ہی ہو تو خود ماہ کی تو سید
موت کو یاد کرے تا کہ حق کو سید
اس کے ہر تار سے تا کہ حق کو سید
سج دیکھا ہو تو سید کو سید
ہو گیا غم سے حق دشمن کو سید
سادگی میں ہو تو سید کو سید
ای صغیر کو سید کو سید
شع

نورم اغم سے یہی ہی ہے
کچھ نہیں تو ہو گا غم تو یہ سید
کشتہ الگ کو سید کا ہون کی ہی
رہے تار تار سے بدن کا ہون کی ہی
کیا تری رنگ مانی یہ چلن کی غیر
اسطی سے تو خاکسار کی غیر
سج ہی یہ ہوا سانی قلم کی طرح
عاصی ہا ہی مش قلم کی طرح
خوش و غم کی مش قلم کی طرح
پہلے پو شاکی نہ کیوں تھا تو سید
سویحہ مضمون جو یہاں تھا تو سید
ہو گیا رنگ مرگ دم خیر سید
سات دن پر فلک کی ہی تو سید
زند ہی ہو تو خود ماہ کی تو سید
موت کو یاد کرے تا کہ حق کو سید
اس کے ہر تار سے تا کہ حق کو سید
سج دیکھا ہو تو سید کو سید
ہو گیا غم سے حق دشمن کو سید
سادگی میں ہو تو سید کو سید
ای صغیر کو سید کو سید
شع

نورم اغم سے یہی ہی ہے
کچھ نہیں تو ہو گا غم تو یہ سید
کشتہ الگ کو سید کا ہون کی ہی
رہے تار تار سے بدن کا ہون کی ہی
کیا تری رنگ مانی یہ چلن کی غیر
اسطی سے تو خاکسار کی غیر
سج ہی یہ ہوا سانی قلم کی طرح
عاصی ہا ہی مش قلم کی طرح
خوش و غم کی مش قلم کی طرح
پہلے پو شاکی نہ کیوں تھا تو سید
سویحہ مضمون جو یہاں تھا تو سید
ہو گیا رنگ مرگ دم خیر سید
سات دن پر فلک کی ہی تو سید
زند ہی ہو تو خود ماہ کی تو سید
موت کو یاد کرے تا کہ حق کو سید
اس کے ہر تار سے تا کہ حق کو سید
سج دیکھا ہو تو سید کو سید
ہو گیا غم سے حق دشمن کو سید
سادگی میں ہو تو سید کو سید
ای صغیر کو سید کو سید
شع

نامح

شعشع می زند سحر این می بیند
صاف آتی می نظر سینه کی بجز سینه
ایرون سحر می کلان در فرود می آید
منج آتی بین کالین لطف او می آید
خون سفید ایسا می بکشد سینه
کچه قیل و ادکونو می بکشد سینه
زینت هر می زبان می بکشد سینه
غم سینه کی بکشد سینه
باغ بین می بکشد سینه
غش می بکشد سینه
بوسفستان می بکشد سینه
ایک دست می بکشد سینه
نند می بکشد سینه
دیکچه می بکشد سینه
بارا کلتن می بکشد سینه
شخ می بکشد سینه
باب بوبه تو کلام می بکشد سینه
کرلیا می بکشد سینه
مرد می بکشد سینه
کحل می بکشد سینه

آتش

شادی غم می عالم کلام می بکشد
سحر تصویر می بکشد
عقل می بکشد
خون می بکشد
از زمین می بکشد
مردم می بکشد
غم می بکشد
کیون می بکشد

مطل

مونه لیون می بکشد
خواب می بکشد
جیش می بکشد
بیشتر می بکشد
کیا می بکشد
کچو می بکشد
دلیون می بکشد
حسن می بکشد
تج می بکشد
نوسه می بکشد

آباد

ایسپه درود می بکشد
لاک می بکشد
اوسک می بکشد
خون می بکشد
هوش می بکشد
نیک می بکشد
بون می بکشد
شور می بکشد
اینا دروازه می بکشد
درود می بکشد
جیش می بکشد
کچو می بکشد
تج می بکشد
نوسه می بکشد

نامح

اڑنے چہرے چاکل بار بار دھو
مصحف خیار و کلک کا سے امان ہمار
میں ہوا حاشیہ جو اس محل کا ہوا
ہریش سودا کا ہوا ہی محلوں پر
روزہ چو جانے میں چھوٹی ان ہمار
آب جو کین بہن چھوٹی حسن ہمار
کدیا ہوں آبیاری بلخ ہمار
دیکھ کر ان میں سے چھوٹی ہمار
تو نہیں جا بھین میں چھوٹی ہمار
گلہبی صبح ہوا ہوی چھوٹی ہمار
نیرس روی آج چھوٹی چھوٹی ہمار
کر دیا باخزان نے چھوٹی چھوٹی ہمار
گل چھوٹی چھوٹی چھوٹی چھوٹی ہمار
آجے اوس محل کے چھوٹی چھوٹی ہمار
کی خستہ چھوٹی چھوٹی چھوٹی ہمار
ہی زبان بر سر گل چھوٹی چھوٹی ہمار
جوش گل اوشک گل چھوٹی چھوٹی ہمار
بلبلو کوہ کاخون سے چھوٹی چھوٹی ہمار
ہی چمن میں گل چھوٹی چھوٹی ہمار
ای جہون سار نظر آتے ہیں چھوٹی ہمار

لالہ

اکثر

بہ نقایہ ہستی شمع سے بدان ہمار
برق کی چٹنگ سے کمر دھڑکی دوران ہمار
زنگ بسیل کو سجھ گوش گل کو جانی ہمار
شیخ گلشن پر ہستم قاتان ہمار
نی سواران چمن میں مرد میدان ہمار
سیا سمجھ کر دندستہ تین چھوٹی ہمار
سبزہ بیگانہ ہوں لیکن چھوٹی ہمار
دلف کا ہوتا قریب پیوہہ دیکھن ہمار
یاعلیٰ بسیل ہی سے شرازہ دیوان ہمار
چاک پر اسن ہر گل کا لعل ہمار
گھست ہی تورا کا لعل کی دھن ہمار
دشمنی ہو چھوٹی چھوٹی چھوٹی ہمار
لالہ اکثر زبان ہی سے چھوٹی ہمار
آج کل میں صفات سیدہ اشراقان ہمار
ہر گل شہوی اعلیٰ طور دیوان ہمار
پیش آئے میں دہشت ہی کرم ہمار
دین زہور عسل سے دھڑکی دوران ہمار
رنگ سیر اور دھڑکی دوران ہمار
نفسندان خزان و شہندان ہمار

جان

آراہ

میں تھوڑی جھینو گل کا خاتم ہمار
کھل رہا ہی روبرو سے گلستان ہمار
ای صبا کی زبان کھلائے گلستان ہمار
ہی بجا چھوٹی کین کر ہر ہمار
گل کے سوشائے صرت تار خراج ہمار
بار بار چھوٹی میں عہد و بیان ہمار
سیر میں ہو لو کھائی صدا چاکل ہمار
رنگ خشت باغچین لانا ہی سامان ہمار
حکم ہوا دوس گل کا تو جانے ہمار
اک کفار و دیوار دریاں ہمار
ہو چھوٹی گل چھوٹی چھوٹی ہمار
شوق میں آج چھوٹی چھوٹی ہمار
جان چھوٹی چھوٹی چھوٹی ہمار
ذائقہ تیری صبا سے اور ہمار
بے تکلفے تیری صبا سے اور ہمار
کامند ورنے سے صبا سے اور ہمار
سے غم گل سے گلستان ہمار
گل گلستان چھوٹی چھوٹی ہمار
مجاور کھلاؤ نہ کجا چھوٹی ہمار
باغچین کے لعل جان کی صبا لاتی ہمار
آج چھوٹی چھوٹی چھوٹی ہمار

نیرس

نامح

نری چلین تو خانی نوشی شمع
گرین کیو کنده پیر ازون تو چلین
تپ غم سے پیر چلین تو چلین
گر زده صفت سے پیر چلین
کسیا در در پیر چلین
که جامه دگل چلین
اگر پیر چلین تو چلین
فلک بجلی از دنیا نامح میری تو چلین
بجز مضاعف شمشیر کج
مخزون ارکان فاحلین
فاحلات مفاصل فاحلین
گتا پون کو پیر چلین تو چلین
کھتا ہی جلیجی تیغ گل نامح میری
جالی کی شمشیر پیر چلین
عاشق کے رخ و گوی پیر چلین
نودہ صبر سے پیر چلین
گودی پیر چلین تو چلین
ای سیکشن از آن ساقی کو پیر چلین
لا نا ہی رطلی شل سب جامه دگل
پاس

آتش

نری زلف سے لکڑی سیندای پیر چلین
پیر دہ شب پیر چلین تو چلین
حرارت طور سے پیر چلین
یعنی سے خاک پیر چلین
فتا ہو کر پیر چلین
عیاری خاک سے پیر چلین
پیر لال پیر چلین
دوان زخم کلائی خندون پیر چلین
مسطح
دیکھی جو صبح زلف سیفام دوش پیر
نظارہ کر کے تیرے ہونی شام دوش پیر
طغی سے ہون پیر چلین تو چلین
راحت نہ گود میں پیر چلین
چھ سخت جان کا سایہ جو صلیب پیر چلین
لا دس پیر چلین تو چلین
ناہانی کا سیب پیر چلین
رہنمائی پیر چلین تو چلین
زلف سیہ یار کمر تک پیر چلین
صیاد کا کمر ہی پیر چلین
بالای

آباد

نہ آبا کھیر کالی لاکھن پیر چلین
نقطہ قطع جامہ پیر چلین
اندر پیر چلین تو چلین
کہ آتش سے پیر چلین
میرا پیر چلین تو چلین
تیرے گلاب پیر چلین تو چلین
چلین پیر چلین تو چلین
شرف اور سلاطین پیر چلین
بادون سے پیر چلین تو چلین
نظارہ کر کے تیرے ہونی شام دوش پیر
لکھ پیر چلین تو چلین
صیاد دل پیر چلین تو چلین
بنیاد پیر چلین تو چلین
سیر پیر چلین تو چلین
اسے اجاں پیر چلین تو چلین
رکھ پیر چلین تو چلین
خفت پیر چلین تو چلین
واغظ پیر چلین تو چلین
چلین پیر چلین تو چلین
چلین پیر چلین تو چلین

[illegible]

[illegible]

ای دل پر دل غمناکی سے کچھ حاصل نہیں
ہو سکا کلام اس سے کہ قابل انتقام نہیں
دم خفا تو نہایا اس کی ہر اک طرف کھڑا نہیں
خوشن امید کو ہی بسن کا ہوشیار نہیں
حوص دینا حسن غدار کو اگر کسی ہی ازب نہیں
بہر از کر کے تہن جو بیان سے ہم اندام نہیں
بسبب زکونی کی صہای یہ کھڑا نہیں
بیواری ہی زری بیایا دل ناکام نہیں
ایک ن لایا تھا جام می سے ہوشیار نہیں
نہ نہ کہ اس تازیانہ میں سے ہوشیار نہیں
چشم شہادت کا روت میں غمناک نہیں
غم بھڑو خاص کو کھٹائی سے غمناک نہیں
اپنی صورت سے کھٹائی سے غمناک نہیں
کی جھکا سے کھٹائی سے غمناک نہیں
سیک سے کھٹائی سے غمناک نہیں
فعل سے کھٹائی سے غمناک نہیں
دل سے کھٹائی سے غمناک نہیں
یہی ہے جہاں میں غمناک نہیں
غناک ہو جہاں میں غمناک نہیں
یہی تو جہاں میں غمناک نہیں
شام کو

آباد
آدمی کی فی الحقیقت ہر چیز میں درخشندگی
پتھروں کا گراہی ترخ نیلی خام
بھلون کو ملنے کوٹھے کی باہی برباہ
ہنسکے کتا ہی وہ فاقہ خانہ نہیں
کچھ گھوڑوں کے سوا اس خانہ خاص
کچھ گھوڑوں کے کرتی نہیں صبح و شام
ایں ملک پران جان کر کی حالت ہو
کیونکہ کتاب میں سیلاب نہیں
نہم میں گراہی و مجذوب سہم اندام
بقراہی نو گز فرار ان گیسو کی نہیں
منع دل سے ہنسے صاف نہ ہوں
سبک قالین زمینی ٹھوکرے غنچو
باغ و ترش زم گراہی ہی گلفام
عاشقوں کی فکرم آید ناگاہ ہی
بھلون کا دینے جانے ہن وہ گام
بہتد کیا سننے اوٹھایک پڑن ہسار
مے باہی عاشقوں کو موت کا چاہم
خلوت جانا مبارک بکھوای خاص
پٹھو سب محبت میں کیوں خاص
کیا کہ گئی نور سے روشن و کا ناخوش
روشنی میں ہی مداخلت دیوار و شیخ

دردن او منش آتش دایم جلای ای که
من سران کنگر گنجی دینین جلای
همی دین ننگ کس عایین گلشن جلای
کوی ارم و اندیشه کلا و جلا جلای
دوستون هر که غم ز کلا و جلا جلای
هولی ای نور خورشید ابل غفلت کرد
یسترا انسان نجات دین جلای
دایم خست جلای دین غفلت کرد
آتش رنگ جلای دین غفلت کرد
پیشو ننگ جلای دین غفلت کرد
دفعه جلای دین غفلت کرد
کیون پشیمانی جلای دین غفلت کرد
دن کوب جلای دین غفلت کرد
اوست جلای دین غفلت کرد
بنگ جلای دین غفلت کرد
جشن جلای دین غفلت کرد
چاک جلای دین غفلت کرد
دیکھا جلای دین غفلت کرد
گردن جلای دین غفلت کرد
ای که

آتش
سبک جلای دین غفلت کرد
وزار و ایاکانش جلای دین غفلت کرد
امن جلای دین غفلت کرد
چو پیر جلای دین غفلت کرد
تیل کاغذ و قوا جلای دین غفلت کرد
گل جلای دین غفلت کرد
وزارت جلای دین غفلت کرد
دن کوب جلای دین غفلت کرد
کون جلای دین غفلت کرد
بنگ جلای دین غفلت کرد
خان جلای دین غفلت کرد
دستار جلای دین غفلت کرد
ای جلای دین غفلت کرد
آتش جلای دین غفلت کرد
مطالع
لانی جلای دین غفلت کرد
دیکھا جلای دین غفلت کرد
مستی عشق

آباد
فن آگاهی خیال روی روشن جلای
چو کشت بنگای خورشید جلای
زلف جلای دین غفلت کرد
ای جلای دین غفلت کرد
زلف جلای دین غفلت کرد
کیم جلای دین غفلت کرد
پیشو جلای دین غفلت کرد
دن کوب جلای دین غفلت کرد
بنگ جلای دین غفلت کرد
خان جلای دین غفلت کرد
دستار جلای دین غفلت کرد
ای جلای دین غفلت کرد
آتش جلای دین غفلت کرد
مطالع
لانی جلای دین غفلت کرد
دیکھا جلای دین غفلت کرد
مستی عشق

رودین کان فارسی

[illegible]

ادس گل کے پائیں دغل نہ خاک خاک
 اینا بھی ہے جو زمان ایک بار رنگ
 چون پر آگیا ہی تو از خون شباب
 پینہا کی پڑتا ہی تو از گلزار رنگ
 عاشق کے قتل کو نہ اکافی ہی رنگ
 پوشاک ہی نہ بخ نہ تو ای گلزار رنگ
 آباد گری گل مھوئی کی ہی بار
 اس پر غزل نہ کی کوئی نہ بار
 نکاسے دل کو کس کی نہ بار
 میں غم وہی کو کس دم اسودام زمین
 چون گوی صحن میں مرا مقام زمین
 تو پھر یوں میں اس مقام زمین
 نظم میں کئی زلفت سیاه نام زمین
 وہ دشت کو نہ ای جو مثال نام زمین
 تو تھا ہوا ہی اس مٹنے نام زمین
 دیدہ شہاب ہی زار کبھی نام زمین
 کبھی نہ شہاب ہی زار کبھی نام زمین
 سینہ دار جهان میں کوئی مقام زمین
 یوں یہ غم نہ صفت مقام زمین
 اسی میں ایک عاشق ہوں کچھ نام زمین
 بخدا

ناخ

خود صیاد چی وارے کے بھلے لکھوں
 ملاو ریح کو آنا دیکھ کر سے ہیں
 اشقام کا کہیں سے نکال دیا ہوں
 جھوٹے وعدوں سے جوہر کا کارزار
 تیرا دیوانہ کی کیا سنے لکھنے ناخ
 جو کہ دران پر یاد کیا کرتے ہیں
 سدا کی کرنا سے ہیں ہم درہ نہیں
 وہ کہوں جا ہی جان چاہ نہیں
 گنج کو حسن سے ظاہر نہیں
 پتھر کے راجن سے کیا کیا نہیں
 ہوتی ہی مجھ کو جس سے نہیں
 شکستہ دل جو اسکے پر نہیں
 جگر سے داغ ہیں بے لطف نہیں
 جہاں بڑوں کی ہانچ نہیں
 جہنہ کا مرنے غیور نہیں
 ہمارے اپنے لیے کھڑے نہیں
 عیثیٰ کی بار و بھلے نہیں
 چرخ کشتہ کا کوئی بھی داد خواہ نہیں
 شہید بھی سے روزی سیاہ نہیں
 جاہی

اشق

خاک عین سے نہیں لکھ کر مرنے کو
 بازو اندازہ ایسا دیکھ کر نہیں
 آتشین نالوں کی اندری لگی نہیں
 زخم زخم سے ولاد کی کرتے ہیں
 یاد آتش میں شوق شاد کا جو نہیں
 وہ دشت کی اہل صف میں راہ نہیں
 دیں باہر نہیں دل سیاہ شاہ نہیں
 قواس خسرو کی سیاہ نہیں
 وہ آب و دریا کی سیاہ نہیں
 صدا یہ تو ہے بیدار دل کو نہیں
 عمل جو نیک ہوں تو ایسی خواہ نہیں
 خیال اس میں ہی لازم سیاہ نہیں
 لباس کیلے دل کا دم سیاہ نہیں
 چھٹا سے بونہ فکری اس سے نہیں
 چمن میں ہم سے ایسی کوئی نہیں
 وہ تھری لکھ لکھی سن عشق کا جھگڑا
 بون سک

آباد

خون کشتہ کوئی عشق میں نہیں
 و صیانت جلا دیکھ کر سے ہیں
 جو ابد میں کھانا کھاتے ہیں
 نیز ہم خنجر زار دیکھ کر سے نہیں
 ہم کھانے نہیں کھجور و ہنسی
 گنگ جھپٹے ہیں دیا کرتے ہیں
 اکرم میں نہیں جل میں نہیں
 دل کا کوئی یاد کیا کرتے ہیں
 کو ان کو جس سے ہم درہ نہیں
 وہ کون ہی جب ہم کی گھاہ نہیں
 کسی کی شکل سے واقف نہیں
 نظر میں چھائی ہوئی ہی نہیں
 بربک داغ رخ مہر سیاہ نہیں
 کنوین کے دیکھنے دانستہ کر گئے ہیں
 وہ کون ہی جسے چاہ وقت کی چاہ نہیں
 کہیں جو اللہ دل عزت کو تزلزل ہو
 از تحنین نہوا ہی ہماری نہیں
 ہر ایک رات راہوں رات میں بیار
 وہ کون یہ آخر ہی جو گواہ نہیں
 فقط امید

نماخ

غفلت سراسر ای دهر بنی عاقلو کو چاه
انسان در دور سے آئے ہیں غائب
عزت کے واسطے بقدرت جاب بن
کعبہ چھی پانچ شاہی جاب بن
آہا کہ خاک را بنظر کعبہ کشند
نماخ بن خاک رگہ زوار جاب بن
اوس گل کی شکل پھرتی جاب بن
آفتاب بن کعبہ کی شکل جاب بن
دونی سار حسن کی شکل جاب بن
بھڑکے کینکڑا آتش گل جاب بن
ساقی کمان شراب جاب بن
اپنی کی جی سنجے جاب بن
ہم سمن جک پھو جاب بن
ہنوار فتح راہ زمین آفتاب بن
اوس کی نگاہ پھرتی جاب بن
گو کہ بزم کو نہ رہی جاب بن
نہان جی راہ سہا جی اوس جاب بن
نسب جی راہ جاب بن
دین جی راہ جاب بن
پیشہ آفتاب بن جاب بن

کڑا جی

انوش

ای ہنوار گور غریبان بن اسکل
اپنی جی سست خاک پڑی گل جاب بن
دینا سے رسم و راہ عبت کی اعلیٰ
دوست ہوں خاک سے عشق زاب بن
صند گلایا سست را گراست دسر ہوا
مطلب دینی حق را دین بار
سج و سجد رنگ کی جسم بار کا
آفتاب تمام سے تو جاب بن
پتی چشم وہ کوٹ باشتاب بن
گلایا چیدہ بن جی انبار
پن لاکھ لاکھ شکر خانی جاب بن
چشم سید کا ہی رخ زکین جاب بن
غنائی جی بل سب کی جاب بن
دین جی کین ای فخر داری کے گلستان بن
جی ای ای تارانی صوبہ بندی جی گلستان بن

بچہ

آباد

غافل تو خواب دیکھا جی طبع سب
دنیا صدم میں جک سے آکر وہ لب نہیں
چہرے میں باک سے آفتاب بن
سو سن کی ای سہا گل آفتاب بن
اوسون کو لیتے دیکھ سب جاب بن
پورے اچھی نہیں جاب بن
مخل میں کسکلی فائن رستہ جاب بن
لازم پی کتاب ہوں رستہ جاب بن
صورت جاسے جاب بن
دکھلا دو کھل کے کی اور غافل
جلیے جاب بن
پیش ہونگی ایسی جاب بن
تعبیر جی کو چہ جاب بن
کل کی جی سب جاب بن
آما و جاب بن
دن رشتہ جاب بن
آفتاب جاب بن
اسی جاب بن
جی جاب بن
جی جاب بن
جی جاب بن

جی جی

نامح

لے تو دست خانی کو اگر دھو سکوں
لال ہو جانیں اچھب مچھلیاں لالہ بین
کسے جسے اچھائی ہی لک باقلا
کو دھنی چھلیاں لھو کسے لالہ بین
استفادہ جنت دل گر لالہ بین
کے عالم سے بسوں گر لالہ بین
لک کے لفظے میں مچھلیاں لالہ بین
کوئی جا باہی تھا جھلجھل سے
جلوہ بینی ہی دن مراب برہم بین
شعشع میں جھلجھل سے کوئی چھلیاں
ملنے میں چھلیاں چھلیاں بین
پہی ہی بالی میں چھلیاں بین
لک کے لفظے میں چھلیاں بین
سوج رہی راوی میں چھلیاں بین
ظفر آراہی راوی میں چھلیاں بین
جمع ہوئے ہیں چھلیاں کا نام
چشم بین ہی تصور دی جاہاں بین
چشم گاہی چھلیاں چھلیاں بین
چشم بین کوئی عداوت سے کوئی
نور بین اشعار نامح

دل

انرش

نکیر داری میں زندون سے نہیں نکال سنا
دست چھوٹ نظر نہ بین چھوٹ خراب بین
کسے جسے اچھائی ہی لک باقلا
کو دھنی چھلیاں لھو کسے لالہ بین
استفادہ جنت دل گر لالہ بین
کے عالم سے بسوں گر لالہ بین
لک کے لفظے میں مچھلیاں لالہ بین
کوئی جا باہی تھا جھلجھل سے
جلوہ بینی ہی دن مراب برہم بین
شعشع میں جھلجھل سے کوئی چھلیاں
ملنے میں چھلیاں چھلیاں بین
پہی ہی بالی میں چھلیاں بین
لک کے لفظے میں چھلیاں بین
سوج رہی راوی میں چھلیاں بین
ظفر آراہی راوی میں چھلیاں بین
جمع ہوئے ہیں چھلیاں کا نام
چشم بین ہی تصور دی جاہاں بین
چشم گاہی چھلیاں چھلیاں بین
چشم بین کوئی عداوت سے کوئی
نور بین اشعار نامح

لال

آباد

چو بین آباد لکے نیند بھی سب داری
نور کر کے کوئی لک باقلا
کسے جسے اچھائی ہی لک باقلا
کو دھنی چھلیاں لھو کسے لالہ بین
استفادہ جنت دل گر لالہ بین
کے عالم سے بسوں گر لالہ بین
لک کے لفظے میں مچھلیاں لالہ بین
کوئی جا باہی تھا جھلجھل سے
جلوہ بینی ہی دن مراب برہم بین
شعشع میں جھلجھل سے کوئی چھلیاں
ملنے میں چھلیاں چھلیاں بین
پہی ہی بالی میں چھلیاں بین
لک کے لفظے میں چھلیاں بین
سوج رہی راوی میں چھلیاں بین
ظفر آراہی راوی میں چھلیاں بین
جمع ہوئے ہیں چھلیاں کا نام
چشم بین ہی تصور دی جاہاں بین
چشم گاہی چھلیاں چھلیاں بین
چشم بین کوئی عداوت سے کوئی
نور بین اشعار نامح

دیکھو

نامح

بجست و کجاست ای که کفایت ای نامح
 دیال و صفا ای که کفایت ای نامح
 شبنم ای که کفایت ای نامح
 زلف ای که کفایت ای نامح
 شمع ای که کفایت ای نامح
 چو چلی آبی تو بین خون بود که کفایت ای نامح
 کسی بار کجا بھی ای که کفایت ای نامح
 ذوق ای که کفایت ای نامح
 شبنم ای که کفایت ای نامح
 و دیون ای که کفایت ای نامح
 سبب فشار ای که کفایت ای نامح
 شمع ای که کفایت ای نامح
 اگر سر جان ای که کفایت ای نامح
 بزرگ ای که کفایت ای نامح
 جاس ای که کفایت ای نامح
 کسی ای که کفایت ای نامح
 عجب ای که کفایت ای نامح
 شمع ای که کفایت ای نامح
 زلف ای که کفایت ای نامح

زی

اشق

کفایت ای که کفایت ای نامح
 شمع ای که کفایت ای نامح
 زلف ای که کفایت ای نامح
 شمع ای که کفایت ای نامح
 چو چلی آبی تو بین خون بود که کفایت ای نامح
 کسی بار کجا بھی ای که کفایت ای نامح
 ذوق ای که کفایت ای نامح
 شبنم ای که کفایت ای نامح
 و دیون ای که کفایت ای نامح
 سبب فشار ای که کفایت ای نامح
 شمع ای که کفایت ای نامح
 اگر سر جان ای که کفایت ای نامح
 بزرگ ای که کفایت ای نامح
 جاس ای که کفایت ای نامح
 کسی ای که کفایت ای نامح
 عجب ای که کفایت ای نامح
 شمع ای که کفایت ای نامح
 زلف ای که کفایت ای نامح

کمال

آباد

بجست و کجاست ای که کفایت ای نامح
 دیال و صفا ای که کفایت ای نامح
 شبنم ای که کفایت ای نامح
 زلف ای که کفایت ای نامح
 شمع ای که کفایت ای نامح
 چو چلی آبی تو بین خون بود که کفایت ای نامح
 کسی بار کجا بھی ای که کفایت ای نامح
 ذوق ای که کفایت ای نامح
 شبنم ای که کفایت ای نامح
 و دیون ای که کفایت ای نامح
 سبب فشار ای که کفایت ای نامح
 شمع ای که کفایت ای نامح
 اگر سر جان ای که کفایت ای نامح
 بزرگ ای که کفایت ای نامح
 جاس ای که کفایت ای نامح
 کسی ای که کفایت ای نامح
 عجب ای که کفایت ای نامح
 شمع ای که کفایت ای نامح
 زلف ای که کفایت ای نامح

فراق

رخ
 کسی اپنے جسے دنیا میں نہ کیا نہیں
 بجا شیخ کا بین المل
 جو ہوتا اصل ت میں چھوٹا
 کہ طالع کے ہر ہندو میں چھوٹا
 دل میں محمد سید رضی سے سبب عدل کو
 فعل کو راجہ میں سے ابھی انقلاب آیا
 فک کی سرگشت میں چھوٹا
 بنانا نہیں ستان پر اس کی خیر پکا
 شہرہ پر نامیخ پر اس کے فتنہ
 بنا گئے ہو گئے کو گان گان
 لگاتے شعلہ عارض سے درہا گان
 کہا شیخ میں شائع شدہ
 اپنی دونوں شہرہ خال چھوٹے فتنہ کو
 دیکھ کر گدا ہی کا گان گان
 وہ اکبر کے سر پر ہر گان
 طلالی ایک میں شہرہ شہرہ
 چڑھانے اور شہرہ شہرہ
 غزالان بایاں جو گدا ہے فتنہ
 چکار بایاں کے گدا گان
 چار بعد از فوت کیا پور سے معدن

[illegible]

آباد
تیری بارگاہ
کے بوم یقین ہی کی گنجائش
کے قابل ہو ابوں کو
ظاہر ہے وہی خاطر زلف پریشان
کو رہ نہ رہے نہ فکر گنجائی
کے لئے نہ رہے نہ فکر گنجائی
میں لعل شکر پر و زلم
چونکہ نقشہ ابد میں لب لباب
جہاں سے آئے ہیں جہاں سے
فقد کی تلیوں سے اپنے کھینچ
کمانت مری بھونکنے میں
لیجا ہی ہے خدایا
اشک سے خوارش کی گنجائی
اگر کہنے نہ خوارش کی گنجائی
جلال سے اس گل خوارش کی گنجائی
نہیں حال کی گنجائی
جلال سے اس گل خوارش کی گنجائی
نہیں حال کی گنجائی
جلال سے اس گل خوارش کی گنجائی
نہیں حال کی گنجائی

1

۱۰۰

منح

خازن غیب ستم نیاپی لطف بار کو
دشمن جان جان ستم برین ناز بار کو
یون ازکست سے گران ہی چشم بار کو
جسطع جوت بجاری ورم سجد بار کو
خالساران جان کا ہی ارباب صبح بار کو
خالسار یون چاکر سار بار کو
بازون رکھتا یون چو دشمن صبح غیب بار کو
دلین کین ہو چو خوار و چو سوار کو
نور چو کچھو کچھو جالاری کی باغین بار کو
پادگی خیمیری یون سار کو
کینے شفا کینے شفا کی باغین چمن بار کو
درد و دوا دل کینے شفا کی باغین بار کو
چو چنچا ہی کوئی کینے شفا کی باغین بار کو
منح چو چنچا ہی کوئی کینے شفا کی باغین بار کو
سیکد سے من کینے شفا کی باغین بار کو
بال لکھن کینے شفا کی باغین بار کو
سای کی باغی من کینے شفا کی باغین بار کو
پھر خزان من کینے شفا کی باغین بار کو
نیز کینے شفا کی باغین بار کو
ازون کینے شفا کی باغین بار کو

المن

درد و دل ستم نیاپی لطف بار کو
تار قانون کردی نالون شمس زار کو
جاری من زکھاب ستم زار کو
کھاب ستم زار کو
نشدید ستم زار کو
حلقہ پی نغم کا اضاقت سے غالی نہیں بار کو
دشمن کو جان سے دل کی لعل چو بار کو
کینے شفا کینے شفا کی باغین چمن بار کو
درد و دوا دل کینے شفا کی باغین بار کو
چو چنچا ہی کوئی کینے شفا کی باغین بار کو
منح چو چنچا ہی کوئی کینے شفا کی باغین بار کو
سیکد سے من کینے شفا کی باغین بار کو
بال لکھن کینے شفا کی باغین بار کو
سای کی باغی من کینے شفا کی باغین بار کو
پھر خزان من کینے شفا کی باغین بار کو
نیز کینے شفا کی باغین بار کو
ازون کینے شفا کی باغین بار کو

آباد

جاننا یون ننگی کا آس را دیار کو
موری جان گانہ کچھو کچھو جالاری بار کو
ایسی گری دی خزانے حسن چمن بار کو
مهر چا کچھو کچھو جالاری بار کو
چشم آس سے لاک ہی ارباب صبح بار کو
چھو کچھو کچھو جالاری بار کو
کینے شفا کینے شفا کی باغین چمن بار کو
درد و دوا دل کینے شفا کی باغین بار کو
چو چنچا ہی کوئی کینے شفا کی باغین بار کو
منح چو چنچا ہی کوئی کینے شفا کی باغین بار کو
سیکد سے من کینے شفا کی باغین بار کو
بال لکھن کینے شفا کی باغین بار کو
سای کی باغی من کینے شفا کی باغین بار کو
پھر خزان من کینے شفا کی باغین بار کو
نیز کینے شفا کی باغین بار کو
ازون کینے شفا کی باغین بار کو

ناخن

آنگاه بی باد و زلف من کسب کجاست
آنگاه که کف دستم را در آن سبز بود
مهر و نگار که در دستم بود
بی علامت تار که در دستم بود
دیگر چون من کسی که در دستم بود
کی چنانکه در دستم بود
نبرد و نبرد که در دستم بود
آنگاه که در دستم بود
کس که در دستم بود
کچون در دستم بود
روستای که در دستم بود
خاندان که در دستم بود
خبر که در دستم بود
صورت که در دستم بود
دین که در دستم بود
آزاد که در دستم بود
ساز که در دستم بود
کس که در دستم بود

مهر

چشم من را می گوی که در دستم بود
خشب من را می گوی که در دستم بود
چون در دستم بود
نبرد و نبرد که در دستم بود
آنگاه که در دستم بود
کس که در دستم بود
کچون در دستم بود
روستای که در دستم بود
خاندان که در دستم بود
خبر که در دستم بود
صورت که در دستم بود
دین که در دستم بود
آزاد که در دستم بود
ساز که در دستم بود
کس که در دستم بود

آباد

کون من را می گوی که در دستم بود
کس که در دستم بود
کچون در دستم بود
روستای که در دستم بود
خاندان که در دستم بود
خبر که در دستم بود
صورت که در دستم بود
دین که در دستم بود
آزاد که در دستم بود
ساز که در دستم بود
کس که در دستم بود

مهر

کچون

ناخ	موتش	آباد
<p>اوی کو بتلای جس کردنی ہی عشق جلتے ہیں ملک اطفال بازی گاہ کو عشق جب وارد ہوئی عقل سے لڑنے کے ایک جاو کھائی کسی سے شہ اور وہاں کو بھی دھانناخ بھلائے بلتے جو صبر یاد کرتا ہوں اگر جو سے سے بھی صبر اوس شکر دوسے عشق ہی جہنم کو کے سے راہ نہ ہو کہ جو پر اب کو کے سے تھے عشق میں ہر صبر کو اوس طرح کی ہی میں ہر صبر کو ساقی غم خفاں شہر اب کو شہر کی پسند فراب و تر کائنات میں ہر صاحب خزانہ کوئی ایچ ہی ردال خون عشق پیارہ تر دامن آہ کو کرتی ہی خشک گرمی فوارہ آب کو جھوڑ فون سے عیب ہی کہ سوال کا زلفون سے مانتی ہی کہ مرچ و مٹاب کو دھکا ہی ہلکے سے بے جنازہ آج فرقت میں ہنسنے سے بلانی خراب کو</p>	<p>کھل جلتے پورے حسن و جمال کا ماشتی گاہ پورے جو کھیلوں کا اسی وار میں جو لطف کے کھڑے آنکھوں کے سنے سے شاو جاب کو ترک فراق بازی اور ترک بد مذاق کے صاحب تھکے ہیں شہر میں وہاں پر کھلتے ہیں شہر میں بے آبرو کہ جسے ہر صبر کو سنتے ہیں خوش کو ہونہ و گلا خسے ہی دیکھنے کے گلاب کو کے کچھ نہ تو ہونے گلاب کو خش کے کہ کو اپنے جی گلاب کو اس کا جواب ہی نہ تو اس کا جواب کو ناخ بار کو مانتی خوشی آفتاب کو قاہلے ہاتھ سے لے لکھ با جواب کو لکھا ہی اپنے خط میں نہ لکھ با جواب کو دیکھو ریشکے جو شہر سے دل سے جو گاہ و دست جو کہ ہے گلاب کو وقت میں بار کی ہی جہر اب کو بہ ہونے پانی سے جو کھائی خراب کو</p>	<p>دہر شک جو خستہ اور خستہ شہر کو ڈنڈہ غم و دہی نہ سے آفتاب کو فرسے دل جو کام بیان شہر کو بیشکل وہاں ہونے پر شہر ناخ کو بوشک نزع میں ہونے شہر ناخ کو بانی کے بے ہونہ میں جو اصل کو وعدہ کیا ہی آنے کا لیکن عشق نہیں تسکین نہیں ہر سے دل پر صبر کو تسکین سے ہی کہ ہون سکھ کو حاجت نہیں ہی سے ہی شہر کو ہر دم ہی ہاں ہاں ہاں شہر کو جو چلتے ہیں ہاں ہاں شہر کو جس خیال بار کار ہاں ہی اس شہر کو لٹی نہیں ہی ہاں ہی اس شہر کو ہون ہی نہیں ہی ہاں ہی اس شہر کو فرمان اب کام نہیں عتاب کو بی جہاں گاہ ہاں شہر کو قافیا ہی ہر حال کے گلاب کو اور وہاں ہی ہاں شہر کو نشان اگر کہ سے وہ ہند عتاب کو</p>

عزوم

وہ نہ

[illegible][illegible][illegible]

بادشاہی اور
 صلح
 سرحد کا سودا بین جنینہ کی پیشکش پر
 سرحد کی نشان دہی کے لئے صلح و سازش
 ہو رہی ہے

بر هیچ دوریارگ خواب گران نمی
 راحت من غیر هر که پای طلب
 کیست خیال زلف من بس زنی که
 گوید که هر جهان من بس یک سبب
 منم که هر یک ملک منی ای دور
 آرزو و وضع در دست هر سبب
 دو چار خیزن بوی که اگر در می
 هستی کی طرف من نه که کوی
 فرست منین دم منی که کوی
 معده من کوی که کوی که کوی
 کوی که کوی که کوی که کوی
 دهن من کوی که کوی که کوی
 پادشاه من یک کوی که کوی
 اوس من من من من من من
 معن من من من من من من
 بر زب من من من من من من
 بر تار من من من من من من
 بو من من من من من من
 شانه من من من من من من
 اس ناک من من من من من من
 زباید

آتش
 غزلت گزین کو عجب ناله کشی
 دندان ده بجای نه جور لب
 آتش ظهور جدی دین بوغرا که
 تا جذب چرخ به پیوه آب رسد
 مطهر
 طغی من به ناله کشی
 چینی من من من من من
 باغ من من من من من
 چل من من من من من
 ده من من من من من
 حنا من من من من من
 و کلام من من من من من
 شک من من من من من
 چرخ من من من من من
 زنا من من من من من
 سحر من من من من من
 معن من من من من من
 دال من من من من من
 زباید

ایمان
 طغی من به ناله کشی
 غزلت گزین کو عجب ناله کشی
 دندان ده بجای نه جور لب
 آتش ظهور جدی دین بوغرا که
 تا جذب چرخ به پیوه آب رسد
 مطهر
 طغی من به ناله کشی
 چینی من من من من من
 باغ من من من من من
 چل من من من من من
 ده من من من من من
 حنا من من من من من
 و کلام من من من من من
 شک من من من من من
 چرخ من من من من من
 زنا من من من من من
 سحر من من من من من
 معن من من من من من
 دال من من من من من
 زباید

<p>آباد فعلاتن فعلاتن فعلاتن</p>	<p>آتش بهری ساسا نو تری دس کس نو تری</p>	<p>ناتج کو چه دلداری حسرتین دس نو تری</p>
<p>بهری منصوبه کوه صفت او جهانان چایسته اس غزل کو مطلع نور شب تیران چایسته کب فلک دودنی خاطر دودان چایسته هری عمر کس نهین یان کس ساسان چایسته دوسته کس لعل چایسته جان چایسته مین بهت پیاسه یون چایسته یو گیسو مین خال روی جانان چایسته بی شب تیران شمع ماقه بان چایسته شک بی مدست گشت غم کو باران چایسته به تناسل که تر شکر کی در بانی چایسته ای پری پیکر کس غمت سلیمان چایسته مرگ یون مین لب نگین جانان چایسته سنگ تربت کی عوض لعل بستان چایسته لک شهید آو میری قبرم ایلان چایسته نقش پاکامی تربت کو چو افغان چایسته رخ دگمدا ای صبح امید عشقان چایسته جلوه نور شبید بر شام چیران چایسته</p>	<p>ای دل کی بجای نیت نیکو کس نو تری ماخذ کرکچا نو تری دس کس نو تری کله ماخذ کرکچا نو تری دس کس نو تری کوش گل کو ناله نو تری دس کس نو تری باده پیری کو بختون ساسا نو تری روح کون مین خال نو تری دس کس نو تری ماقتس مین خال نو تری دس کس نو تری چو به خوب ساسا نو تری دس کس نو تری خوان نیت ساسا نو تری دس کس نو تری روشنه نو تری دس کس نو تری نقش قاضی کامی کون نو تری چایسته ساسا نو تری دس کس نو تری عبداس بیکر ساسا نو تری دس کس نو تری عشق مین ساسا نو تری دس کس نو تری کعبه کس نو تری دس کس نو تری دشمنه قضا کس نو تری دس کس نو تری روزه نکوش عبد قریب کس نو تری ای خون دلوانه دست خالی کس نو تری نخچه جان لی چاک گریان چایسته</p>	<p>بازون کو ابیل کی خشم گریان چایسته حشر برپا کس ای ناله الی کی چال صور اسر مین اب چاک کی چال چاک رکت مین خورشید مین گریان چایسته اک پرورد غیرت خورشید تیران چایسته غل می دیو غیرت خورشید تیران چایسته خانه زبیر کو می اب تیران چایسته میر ساسا نو تری دس کس نو تری اشک مین دس کس نو تری دس کس نو تری هون ده مجنون عهد وطنی چایسته گوشه زندان آجای دستان چایسته استلام سنگ سوده دستان چایسته بوسه خال تیردی عین کیا زاهد دبدم کس ای میری کس ای عمر دوان میکو آب خنجر قاضی کس ای عمر دوان ایک پیری مین دس کس نو تری دس کس نو تری پونه کس کس کس کس کس کس کس کس کس چرخ خورشید کو کافی ای اک جبر کس روزیان دست خنجر کو سیر گریان چایسته</p>

شماره پنجم

لکھی جاٹ مری زخموں کو سیری ہوئی
 ہو گئے کتے ہی قاتل کے نکلان غالی
 جان سے پہلے چلداں مری میری
 کر چلے دوج دہن کو درندان غالی
 صاف ہوں خال کہ درستیہ دہا خراب
 کسطح ریگ ان سے ہو بیابان غالی
 ایک چھوٹا توئی دوسرے کو قید جرات
 گہبی ہوتا نہیں یہ خانہ زندان غالی
 دیکھ سکتا نہیں کسے کی زبان تک شہم
 کیوں ہوں کی چیز درخشاں غالی
 مین ہوں کی چیز درخشاں غالی
 گردیاں ہوتے اور نک سیمان غالی
 روچیں جنت کو گین جسم ہو کو چہر بار
 دفن ہوتی ہی ہوا گن سیدان غالی
 فعل لب خط کے کھاتی ہی ہوا سبے آب
 خضر آیا تو ہوا چشمہ حیوان غالی
 قابل گوہر مقصود زمین رنگین طبع
 عین دریا میں رہا پتھر فر جان غالی
 کس قدر نشہ دیدار ہو پتھر سراب
 نظر اتاری ترا چاہ زخندان غالی
 کون

نامح

کون تو بیخ اجانے خدا کو می پند
کفر بی چایب لازم نہیں ایمان خالی
خانہ عاتقی بن جو دم بر تن خالی
عقل سے محال نظر آئی وہ زان خالی
موتی مہر کے شوق بہ پاش نازل
آج کو کو کج نظر آئے ہیں دل خالی
میری آغوش سے تو صبح خالی
گیسا بالہ را ہی میرا بان خالی
پر غبار و غم نامح نہ ملائیک گری
صورت شریفہ ساخت در کج ران خالی
گندی تاب کر گئی ہے تباہ
خواب آلودہ نگہ کر گئی ہے تباہ
مست ہوں کہ آغوشی کے میں آگے
ماہی اپنے جو در قح آب خراب
کوئی ایسا نہیں بنایا میں جو آج
روز بڑا اندھا کہ گئی ہے تباہ
چشم جانان سے قصور میں کہ گئی ہے
عوض آنکھوں کے غبار دہنے تباہ
بعد ورن ہی رانی نہیں ممکن اس
ہو گیا چاہہ تو دن حلقہ گرد آب خراب

اکس

بت کا فر نہیں ہوتے تم آغوش نہیں
بغل گو زمین ہی جانی مسلمان خالی
ہنستے ہنستے تو کی قتل گنگاروں کو
دل بے کینہ جلا دے زندان خالی
خس و خاشاک سے ہی پیدایان خالی
موت ملکوں کو ہی اردو خواہ خالی
دوینے جاؤں تو دیار سے پیدایاں
میری یاد کے لیے درد میں جان لی
کھائے دورتی ہے ہامی سے آج
دہن گرگ سے جیتا جو چون میرا
فرج کرنے کی گئیے نول سے تباہ
ہوں تصویر میں صفائوں سے کھاب
حلقہ تافت ہوا حلقہ گرد آب
مردم دیدہ قربانی ہوں میں دیوانہ
اسے فلک سے کہیں نہ کہی تو تباہ
سو پیتا گئی کون زندہ کا آب
شیر کی کمال ہی ہی قائم و سنجی

آربا

اوسکی فریاد کہ سننے کا چکچکی نہ
مرا سیکر کے جلدی دل لان خالی
ماغون کیسے نہ ہے رخ چمکین کی بار
سپہ گئی زکات کے گھما می گھما کر باو
وہل کار و زمینیں ہوتا خالی
کلمہ سارا نہیں کرتی شمع
ہی تامل کی حکایت عالم خالی
جنت بیدار کیا تاجی سے خالی
کر دیا ہے ترسے عشق سے خالی
چاندی جو سچ ہے دلکش کا پر
صاف سمجھا میں اسے تباہ
نظر آتا کہیں اسے تباہ
چشم گریان سے تباہ
کیسے سچا کر کے حلقہ گرد آب
دل کا پناہ ہے کہ نہیں تباہ
کسی پہلو کی کوٹ نہیں تباہ
غالیہ پختہ کیوں منہ سے تباہ
عادت صبر سب دل تباہ
دوستی میں ہی ہلاکت می تباہ
قتل کر رہیں وہ دشمن کا تباہ

نہیں
کسی مسکین کے لئے گناہ نہ کر دے
سنتی تھی یہی نہیں جانتے تھے
چوڑ جانہ ہی نہیں پتہ نہ تھا
زلف جان کے لئے سو سب بے جا
حلقہ تاروا حلقہ تاروا
شعشع سان مچل عالم میں
تارو کا کا کا جا جا جا
چوڑ گریہ سہی نہ تھی
دوسرا لہو ہو حلقہ گردا
بیقراری کے دیا عالم بے جا
گنوٹ کیونکہ لہو کے ہونے پر
مطلوع
مشاق سب میں پڑے ان ملاں کے
دنیا میں قدر دان نہیں صاحب ملاں کے
جیوں گیا جو قیدی میں پھنس گیا
جانی نہیں مزل کے حلقہ میں جاں کے
عالم

ہر شے
جوش سے شکون چھوڑ گیا
کینچ لے جا لگا دیا ہر شے
دیر دیر سے ہونے کو
کوئی اور بھی کہا نہیں
وقت باہر میں کوئی ہی نہیں
روز چرخ سے نہیں
رض عشق سے جا جا جا
صدقہ اپنے دل پر دیا
چین لینے نہ دیا
کب میں سو جا جا جا
نہیں ہوا ہی نہیں
بادی ہی جی جی جی
ہام کو ہر شے
وزہ ہجرا سے کوئی نہیں
دل غمی چاہیے کوئی نہیں
شیر کی کمال ہی ہی
راہ رفتہ میں کوئی نہیں
عاشق بڑے بڑے
شب سب بڑے
سو باہون ہاتھ گردن میں
مضمون

ایکاد
دوست کو جو میں دیکھتا ہوں
پتہ لگے کو دوست نہیں
صورت مایہ سب سے
کیا صفائی مایہ سب سے
فکر سے ہاتھ لگا کر
جب سے دوسرے کو دیکھتا ہوں
ایک صحن میں نہ دیکھتا ہوں
دل میں رہ جاتی ہی کی
جینے والا ہوں انکوں کی
جتنی یاد ہو گواہی
چو میں عارف تباہ
چاہیے ہونے چاہو
کی کیا فرس اوڑھے ہیں
ہر ایک صحن تباہ
عاشق میں دوسرے
نہیں

نامح

عالم نامی میں سرگرداں کا
نودے جا کے دلین کر ہے
نہا کے سیاہ موم میں شمع کے
مضمون و مودت سا مومن کی
وفا قبول ہے دنیا میں سر
عزت اور شہرت کے دن کو کی
ہمت نہیں اگر ملک دن کو کی
بان لب ہی شہنا نہیں
آتش و شمع پر ہوئی نہ ہو
دیباچہ سے حق انکسار
گلشن میں جگمگاتے غزل
زر کے سول کے دبے غزل
چھتا سول کے سرخ لعل میں
تاکے تھکے وانی میں چھتا
زفت میں مکھڑے جیانی
تا یون وصال کی لعل میں
آگے شری پہاڑ کے بون کے
ہین دھن میں بون کے
کیا بارگاہی کی لعل میں
لہذا اوٹھائی کئے نہ ہو دیکھو

مکش

مضمون و فغان سے طبیعت کو
کلاک نہوین ہم کہی مروت کے
شان و شکوہ نے ہمیں برباد کر دیا
مکش جیاب و شمع خیمہ نکال کے
پیشا مومن میں شراب میں ہی
مکش عشق لوگ کہتے ہیں باہ چار وہ
اوس ترک کی تانبہ جو کہ تانوں افغانی
سرمدین ہو اے تاجی سے طوری
شام شب و دن سے پہلے سو جو لوگ
اوس شمع رو کا وہ راجہ جم گدا و صفا
افغانی ہی زلف خال شامی کی مروت
تنگوین ہی رستہ میں اس نظر وین
سرمد ہو کہیں سے ہو صافی تری چال

آباد

شیرین زکسطح صفت شمع
ٹوٹے ہوئے میں آپ بیکال
ناند طور سے بے گو کہ چال کے
مشتاق ہم بھی میں تری چال کے
اوس کے قد بلند کا چھو تو مروت
سایہ میں روختہ میں چھتا
کل طر سے لاج ہی جاوے گی
فقر و غم سے پیچھے ہو کر
جب کہ گئے جان بکودہ و شمع
باتوں کے دلوں کے ہم سہا
دب جائیں ہم فوج ہمارا بھی
بولار زبان ہم اپنی سہا
نظر سے خون کی گناہ کے
پہلے میں چھتا
مردم وہ کہ چھتا
بخت دل کہ چھتا
صے لگے عشق و محبت میں
کوٹے میں لعل و شمع
چھتا چھتا چھتا چھتا
آنا ہو اپنا میں لعل و شمع
واوٹہ اسی صافی تری چال کے

مناصب و رفعت میں کیا ایک بزرگ
سایہ کے مانند از غری جانیں و دیوار سے
بوسے ہوئے ہیں گریز کا دروازہ کلاں
کام کو بھی گداز جائے جب بازار سے
دولت بیدار ہوئی تھی دل بیدار نہیں
کیون مجتہدین جیسے دل ہی خلیج
کشت بہر زمان سرور قیامت دلدل
چوین سے اس کردار کے دل سے
آہنگا گلشن میں رہ خورشید پرور
میکشور سید رہی چشم زلزلہ
جو کہ نادر وقت میں راہ خانہ یار
ارباب حرم لارم ہی تھی تو نہیں
نصرت دل کو تارکوں نے تارکوں سے
وہی تکیا ہی بہتر ہے سو فداست
خیال باد میں دل شادمان ہے
میں ہوں جو غم و غم و غم و غم

آتش
دہشت و خوف میں چلے گئے
خوش کنی ہے بے گناہی
عجب ہے احوال ہے بے گناہی
مکش گلشن کی گناہی
دل کو زنجیر عشق میں اس عمارت سے
پیشگوئے ہے چلے کر گناہی
بے سبب شوق خوار کر گناہی
کب تک سدا کر رہے گناہی
حسرت سانی کے حاصل میں گناہی
سست ہو کر جائے غم گناہی
ارزومند شاد و دل گناہی
بیک رنگوں غم گناہی
کی نہ جن آنکھوں میں گناہی
چہ بجا ناگہ ناہنگین گناہی
لوٹ لے گا ارادہ و دم گناہی
سانا تو ہو بلکہ کا دولت گناہی
شر کی گری میں نو بار گناہی
وہ چہ جانی ہے گناہی
عاجز دل ہے گناہی
دور کر رہے گناہی

آباد
اب ہی منظور ہے کہ قافلہ گناہی
ایک دل سرور ہو طرز نام گناہی
یہی غم جان میں ہے گناہی
یار گداز ہے گناہی
دل کو زنجیر عشق میں اس عمارت سے
پیشگوئے ہے چلے کر گناہی
بے سبب شوق خوار کر گناہی
کب تک سدا کر رہے گناہی
حسرت سانی کے حاصل میں گناہی
سست ہو کر جائے غم گناہی
ارزومند شاد و دل گناہی
بیک رنگوں غم گناہی
کی نہ جن آنکھوں میں گناہی
چہ بجا ناگہ ناہنگین گناہی
لوٹ لے گا ارادہ و دم گناہی
سانا تو ہو بلکہ کا دولت گناہی
شر کی گری میں نو بار گناہی
وہ چہ جانی ہے گناہی
عاجز دل ہے گناہی
دور کر رہے گناہی

فاصلہ

سی بالبدہ لبک زنگی پانچ
 تماشائے تراش و جوان ہے
 قصور سیتنگ دل میں ہے
 خیال بار کا صلح اس میں ہے
 عدا کی طرح کویا ہے
 گردن نالے موتی آخرت میں ہے
 طالع صبح سے وقت میں ہے
 راقہ سسکل شاخ زعفران ہے
 نقاب و لٹی گل عارض ہے
 گل خورشیدی جہاں خزان ہے
 تصویر جو اس خورشید کا ہے
 سرہ دل کا مثال کمر و خنجر ہے
 یہ کیوں اوس شمع ہے
 کہ فانی سب خیالی آسمان ہے
 مہا گوئی جانان کاش ہے
 کہ نامہ ہی مرا ہے اس میں ہے
 تار سے چھینے ہیں جگر میں ہے
 زمین فین قدم سے آسمان ہے

پان

المی

پہلے رعبت کی گیمری طرح واک
 پستی و لوہا بر زمین کو دیت زنگار
 خواب کی کونست یاسین دیرین
 زین جی جی جی جی جی جی
 حد آسمان سے عالم آسمان ہے
 دل روشن ہی ویرانہ عیان ہے
 یہ آئینہ سکندر کا مکان ہے
 جیسے گل میں گل بوٹا مکان ہے
 ہمیشہ اپنی آہوں کا دھواں ہے
 بنی غنچہ کی میرا آستان ہے
 شگفتہ رہتی ہے خاطر ہمیشہ
 زمین کی سیمہ پر موتی جھلکا ہے
 گیمری ہی دست باغیان ہے

ہست

اجاد

رستہ فریب و دین جنتی
 دل کی غلی نہیں ہے شوق کوئی
 دلچسپی و لطف کا گار ہے شوق
 کام عاشق کر کے آگاہ ہے
 اس بزم میں گرین بن گیا ہے
 جلیان دل گرین بن گیا ہے
 وہ شگاہ دن کو بیان ہے
 ہمارا بام بام آسمان ہے
 غلط ہی کرب زمین پر بیان ہے
 ہمارا آہ سوز انکا دیوانہ
 اگر شریف لانا ہی نولا
 کوئی دم کا یہ عاشق حاجت
 بیان کی کچھ نہیں والد حاجت
 ہمارا حال اوس غمناک ہے
 ہر کینے ہو اسی پر ہے
 جو بچہ و باغ باغبان ہے
 فزان ابرو پر یک خنجر و ان
 میری گردن پر یک خنجر و ان
 تیری زلفیں کیم نہ ہوئے
 نہیں ہانک گویا کشت ان

و کیو

دمان ننگین ای مانند مشعل
 به سودن هر ابرو ای سپهر آستان
 خیال زلفت بین غلغلان برون
 لیسان ز دوازده نش فشان
 رنگ طراز رنگ حشمت چون
 کف پای حیدر پستان
 غزل اک حیدر پستان
 که سبب شتاب زغم و دستان
 بهار ابرو کف کساک با دیوان
 روانه کشتی خردان
 امی هر چند دهیت فزون
 بقیه دوازده سالگره می میان
 سطر اکش علی کاد دیوان
 که منیر رگسوزان
 زن عالمی من قدر باقی نشان
 زین عرصه حجاب آسمان
 بقدر من جوی روی سحران
 بجای دل نفس من سطران
 دامن سطران غم گلزار فردوس
 که اک عالمی سطران
 کردن

بخت آزمای باد اسیر سکین
 خدا و خلق کے کھیلجو جان ہے
 الہی ایک لک کے کو دوں میں
 ہزاروں بیت بیان بندھ گئے
 بعین ہوا ہی خوشدلی ساو گئے
 کسی کا غصہ خط دان ہے
 وطن میں اپنے اہل شوق کی طرح
 سفر میں روز شب یک کرے کوچ
 حشر و سہ کے دریا و سیان کہے
 گل و بلبل کے پرین شکر
 سعادتمند شہت پرین ہے
 جاگو مغرب و دم اسیر کے میں
 دل غیب جو احسن کے میں
 ذوق جان کا پاس کا کٹان ہے
 جہنم کے مانند دل کے میں
 مرے دوست کا عاشق کا دران ہے
 نہ کہ زندقہ و حزن سخت و غلط
 درشت اہل جہنم کی زبان ہے
 فوج محبوب کو غنا عین سرور
 قیامت کا پانی آتش نشان ہے

[illegible]

✓

نامح

کردن کیا خبیلاصم خاکی
عبارتوسن عروان سنا
شدوینج اک انگلیا کی چریا
کرشجکالاب تشبان سنا
پیردل سچلی سربدا
کیا ہی سچلی عیان سنا
پہ اجازت سچلی سچن
زبیر اژدوں ہی ناگو سچن
زمین اوپر سچلی نامح
سجدا مرام سچلی نامح
سجدا مرام انس و جان سنا

مطلع

نہ فقط چاہ مجھے قامت دلبر کی تھی
نہ فقط چاہ مجھے قامت دلبر کی تھی
نہ فقط چاہ مجھے قامت دلبر کی تھی
نہ فقط چاہ مجھے قامت دلبر کی تھی
نہ فقط چاہ مجھے قامت دلبر کی تھی
نہ فقط چاہ مجھے قامت دلبر کی تھی
نہ فقط چاہ مجھے قامت دلبر کی تھی
نہ فقط چاہ مجھے قامت دلبر کی تھی
نہ فقط چاہ مجھے قامت دلبر کی تھی
نہ فقط چاہ مجھے قامت دلبر کی تھی

اکس

ہی منت میں لگی پوچھو دل کی تھی
ہی منت میں لگی پوچھو دل کی تھی
ہی منت میں لگی پوچھو دل کی تھی
ہی منت میں لگی پوچھو دل کی تھی
ہی منت میں لگی پوچھو دل کی تھی
ہی منت میں لگی پوچھو دل کی تھی
ہی منت میں لگی پوچھو دل کی تھی
ہی منت میں لگی پوچھو دل کی تھی
ہی منت میں لگی پوچھو دل کی تھی
ہی منت میں لگی پوچھو دل کی تھی

آباد

چھ جابے کا نیر نام آباد
چھ جابے کا نیر نام آباد
چھ جابے کا نیر نام آباد
چھ جابے کا نیر نام آباد
چھ جابے کا نیر نام آباد
چھ جابے کا نیر نام آباد
چھ جابے کا نیر نام آباد
چھ جابے کا نیر نام آباد
چھ جابے کا نیر نام آباد
چھ جابے کا نیر نام آباد

۱۰۰

فاعلا متنا في حركاتها

روزگار آرزو آید تا با کسب عمر
تا کجا دست و پا کو دف نام کی
حسن گندم بر کون نقد آرم
ابن آدم برین دنیا سے فراق
بان چراغ زندگی روشن ہے
کوسیلے عشیقے روم ہے
استخان کو سیلے قابل تر ہے
جو چلیو سے ملا وہ قابل تر ہے
داع حسرت کو حسرت کا جانا
سیکدے دین دیکھتے چلے گئے
بیچ می کوچ دنیا میں
نام رہا ہے خوشی و غم
اپنے فاکت کو خودی و غم
ہر طرف صرف میں رہا ہوں
گردن بنیا کوئی نام ہی بھر گیا

3

رشتی حسن کی رسل کی نامزدی
 جام میں نظر فی لبس غالی
 فیشن فرمادے دل دادہ نامزدی
 عالم ارواح سے صحبت کوئی دھج
 خدہ گل بیکریا داشت شرف
 دماغ لالہ کی بے فکر مری طینت
 حرم بنا کر گردن عرب کو خم
 عشق کی جی جی حرم دین
 حسن کی عزت اس سماں کی
 رشک کیب کج تو شک بخت
 دیدہ و دل کو کدیا یاد دیر
 حسن کا عالم سے نگو مرم

五

آرکادو
 اور کے جاں کی خجائے کو تو صفت
 سندان شمع سے یوگا محفل غافل
 شوق بین کو پودہ دلہ اس کے دیر
 جان سے صبر کو کرنا ہی مراد غافل
 چوین آتا ہے کیا یاد زلف بزم کج
 سلسلہ پیش کج کسی مہر کج
 گدھو رام جان کج سر غافل
 ہی یقین کج مل میں کج نہا ہوا
 ہر سحر سورہ واد کج کج
 رخ پر اوکے کج زلف کج
 وصل میں بھی دیان کج کج
 محفل شادی میں بھی زلف کج
 سپر حاصل پہلی کج کج کج
 باغی بیوقوف کج کج کج
 باغبان عیش کج کج کج
 اب خزان جلدی کج کج کج
 جان جانی ہی کج کج کج
 لب حجاب اب ہو کج کج کج
 کج کج کج کج کج کج
 جب کج کج کج کج کج کج

نامح

بایستم محبت کے نام کو نہیں
دایہ میں کی شہی سب جان
ہی گراں آج کا گاہ کو گری
کب ہی چربی رات کے گری
نہ سنا پنا گیا ہی گری
ہو کسی نالوں آوے عا دل ساری
خفت اس بے ادھائی ہی کج
کہ ہر جسم سے ہی گری
کہ چربی فکر خفا نامح ہی
لاکھ پر تو بھی ہی بے شاعر کمال ہی
کیوں ہو کر ادھائیں اس سوار
جانی ہی خان کی غبار
نخل بدہ ہو چکے ہیں طلب بد
شاخ نہ کہتے ہوں اس کا بار
چشمے روان ہو کر سہار
رہے ہیں کا کہ نہیں پائے
آتی سے بوجی گل بدن داہرا
آج ہی سب جہاں ہی کج ہی ہے
بیاہوے خستہ جہاں ہی ہے
سینے آفتاب قبا ہی ہے

آنش

ٹاکر کے شمس وہ دو چھو لگ رہا
کہ سچے شمس سے ہوش حال ہی
شعرونے دوسرا اولیٰ سر جلو ہی
ایک پر ایک ہوا سا کی غفل ہی
نا تو ان سے کہاں ہر ذہن کی حالت
گھر سے دروازہ ملک سے ہی
بہر خاطر تو عالم کا سب ہی
زندگانی میں نومرد سے غافل ہی
گردن ہر بات میں فرقان دہو ہوا
ہر وہ غزل میں شمس حال ہی
ہوئی غزل چاندنی کی سر کو یار
آنش نے نہیں نظارت کا لکھا چھتا
ہوئی آنش کو کبھی شاید کہ مراد ہی
واقف ہوئی خزان ہمدانی ہی
بدلانہ رنگ نشا سے دینے غار
بعد قفا وصال ہوا ہیکو یار
نوڑا طلسم جو کو بیخ ہزار
بے روی یار کی نظر نہیں غار
صوت ہزار کہ نہیں موت غار
نور دن

آباد

کہہ رہا ہی غم فرست سب گدین کا
ہوں وہ پتھر کہ نہیں کوئی ہی
باندھ بیلا سے ہوں خفا ہی
آج کے رشتے ہی خفا ہی
نور آباد جطرانگہ لگی ہر اس
ختم جانی ہیں وہ سب ہی
ختم کر ہی کی نظر میں ہی
آرزو ہی کہ سب کو ہی
یومر کو جو ہے باب نہ کوئی ہی
بسیب چہرہ میں شمس ہی
دن کے مجھ میں ہی مہر ہی
اسد رجان ہوں باندہ سلا ہی
زبست سچے باندہ سلا ہی
تک کے آکا و کیوں سب ہی
نظر آتی ہی بہت دیکھ ہی
چھری ہی اک یاد گل ہی
دل جل کر ہی خفا ہی
زبست ہی بے زبدا ہی
مذاں ہیں لہار و زبیر ہی
یو یو نہ ہو اوستہ ہی
باندہ دگر کو بھی کیو ہی
ملکین

نامح

کے ہیں جا کے شہر ہو چکا ہیں
 نو دیر سے نکالے گا اسے بے رحم
 کمان نہیں سوا سے غذا غیب ہو
 کہ پوچھو نہیں نظر سے ابھی یہاں سے
 رجا دن شہر میں ابھی گھر سے
 زلفت میں رست کی ہے یہاں سے
 فرت کی جھجکی جھٹ فایہ یہاں سے
 صندل کی جھجکی جھٹ فایہ یہاں سے
 اک در در میں او جو ہو وہاں سے
 ہی او کے ہاتھ میں ہے چھری وہاں سے
 کیا باغ شکر میں نظر سے فرت سے
 رہند لوگ سے کہنے میں نظر سے
 مکرہ جیسے دس کی کی کی کی
 نبر سے سر سے نیک جھک جھک
 اطفال کرنے میں فرت سے
 نامح نیک حکمت نکل ہے فرت سے
 رکب ہو آ دوش نہ ہو کر
 ایسے ہم ابا جگہ فرت سے
 رو جھک کی جھجکی جھٹ فایہ یہاں سے
 جب ہو اسے بان فرت سے
 عشق سنن تار اگر تریاں ہوئے

نامح

آتش

بہ بند ہو گئے کہ اب بڑی ہو
 کی ہو دین ہو اگر فرت سے
 عینک کی طرح ہو فرت سے
 پیاری میں چھپا کی ہو فرت سے
 دانتوں سے کوئی گہ فرت سے
 رکتا ہے شوق کہ میان فرت سے
 گردن وہاں ہی ہے فرت سے
 دہ نو فرت سے کام فرت سے
 دنیا و آخرت سے کی ہے فرت سے
 شریک میں سے فرت سے
 شوق سے غور فرت سے
 حلقوہ نہیں سے فرت سے
 پیا لسی نہیں کیوں ہی فرت سے
 صحبت کا ترسے یا ہوا ہی فرت سے

طالب

آباد

اسد ہو لا فرت سے
 وہ جانتے ہیں ہم سے فرت سے
 ہزاران ہوں کہ فرت سے
 پہلو میں ہے با فرت سے
 میں آپ میں رہا نہیں فرت سے
 دے تے چھپ چھپ فرت سے
 صندل سمجھ کر فرت سے
 بے چین کر رہا ہے فرت سے
 افرار و صل ہے فرت سے
 امانا دے جلد ہو فرت سے
 بچا ہزارا ہے فرت سے
 محل میں جمال بار فرت سے
 کو صحت انجام دین فرت سے
 دیکھتے سرگرمی ہی فرت سے
 کھانا نہیں تمام فرت سے
 کھانا نہیں تمام فرت سے
 لے چلے باکے فرت سے
 اور جا بجا فرت سے
 شوق باریغ کا فرت سے
 آتشوں پر خیال فرت سے
 خوش آئے خاک جلد فرت سے

دشت

ناخ
ارغان دغ سودا چله سول
دودن اسس حششت
قنچه بین دغ خورن
کشور دل من کس
جکج مننه قنچه خورن
شهر جو آباد بکانونه
شانه کنه غیر بکانونه
گسب چیده چلو
رات دن دینی رفا
آه جی مانن رفا
گسب چیده چلو
آینه جی بزی زلف
دیگای بی سوز
ماه نو بی سوز
حلقه گسب
چین من سوز
چینه چله سوز
آه جی مانن رفا
جسب دهل چله
سلستان چله
زعم

آتش
آتش بر دل بسکه
موسم دهل
چک تادان
زخم کمانه
ابر دقانی
دل نه جب
دوست ای
چو چل چلین
کسب جب
کجه نظر
حسب طرف
حسن مقام
دین سوز
روی گل
سوز باغی
راز دل
چری تلو
جسب کوئی
دید

آباد
آب بینا
دو بهی حال
دو چل چل
سائنه
آتش
حاشو
دیکه
حلقه
لاکه
ده بصارت
باد دشت
دغ
دو چل
نورنگه
دل کی
رات خالی
نور
جب کبھی
پر نور
نخ
آزادی

باصبح
تاغری کی بجی کوکامیابی
اوس کی کامیابی کا نام
بیتو سے منجھ کر
بانتہ میں جو بکلیں
بسط سے دیدہ بکلیں
جکی خواہش کی
مکس ہوئی ہو دونوں
وہ صفت خطی میں
نادر نظر کو
سوداغ کرین جو نظر آتا ہے
پر پر اس صبح میں
دوران مارین میں
گرنے جانے میں
جان میں لذت
توڑتے بیخ
کہا نہ توڑتے
چرخ و شمع
ای سبب
موسیقی کا
کریں

دوسری کی
مہر سالی
نقطہ اوستاد
چشم بے سہرہ
توسہ زلفونکو
شہاد حسن
ترسا دند اغین
ای پری درخت
طرہ سنیل
بے دھن
جب ترا سب
یاد کر اوس
نری ابرو
کسی اوستاد
کفن دزد
تانی کی
چو لوانہ

آریا
کون میں
بیکہ چہرہ
ارہی
ایسا حسن
ہری چشم
اکھین
خفتہ گل
جب درخت
بغ میں
بن سجا
نہ در سبب
رات خالی
دل کو زخمی
انہا سبکو
سرت دیدار
دل کو بھی
غور کیا
طر دان
عجب دشمن
نری آنکھوں

نامشخ

احل سر کبری می غافل
کرشک عین لایم خاکیان
چهره کجی کا فور روز آسمان
و کدو تاجی غفلت
ولیکن غافل شریکین
مین چون ده دود شربت
بنی می بین جمال رحمت
خطا عین پستی نظر
مفر آیدان خیم کوسه
جواک گنج کا میخ
که فواکس کو یکو پاری
چا با جی بود به پنهان
کفن بین یکو اب سا جان
جا بو تانین زمین
نزداع خون سا پر کا
نصود روز سنا بی عذاب
ما را خانه دل استو
مکلتا جی جی
خدا جان زمین
نرس ای می
خیالت باره

انشاره

چمن کی برین لطف
نرسا نرسا کابل
گلین پی پانی
کرم دینو نهست
و بال جان
نفس شنگ
نشین معلوم
دم بیکانی
بهره س
بادیان کا
نکشی جی
جو می لانی
ساته کینت
سیره بینا
سبک سا
دیده ترست
آردو چیخ
چیز جی
سایه
دوست

آباد

پشان خاطر
عباسی
عمر اکام
که ایام
سبارک
مبارک
ده عاشق
تاب
نه اسپ
تو کدو
نمی نشلی
نه نو کی
مط
کبار جی
جوش
جلج
ایک
سنگی
چشم

کری

ناخ

مط

پیش جو کس سج جو جام تر ہے
کتنے ہیں رستہ دار ہیں کیا جانے
تا بہر گلشن کے تصور کی دیکھا
سخت بکھو گل کے تو آتش گلاب
بہار اپنے چھو چھو کی آہ
ساتھی ہے ہر شراب پر چکر ہے
جبر چھو ہی طلسم جان ہے
بارب در خیال ہے بار بخت
کاشے جو کسے ہرین غم ہے
اس ظلم سے ہر ایک پرستہ
کتنے گلے ہیں غم کے دن چاہے
فانی سے ہے شکر کہ دریا چاہے
ابا بخون میں ریزہ کہ دریا چاہے
زنجیر میچ آئد با حجاب ہے
آخردمان کے سب جان بکھارے
فرس میں بھی گئے ہیں ہر کاشے
زلف تو

انتق

دستہ و دستہ کی ایک قوت میں کیا
منت انتق میں گئی تھی قضا رشتہ
بالای بام خاندہ عالی جناب ہے
منزلے اپنی جلوہ غائب ہے
دیکھتے ہو یہ نقاب گل کی تاب ہے
تورنید ترس اسے گل آفتاب ہے
فصل ببارانی ہی دور شراب ہے
قاضی و مختص کا کلچر اک ہے
زیر زمین ہی عین کی صورت نہیں کوئی
آسودگان خاک کی مٹی خواب ہے
بیدار ہے ہو دوسرا تو وہاں شمس کو
فصل ببارا ہے کھین مرو کا تو ہے
آکھو دین منور غار اس شراب ہے
دیوانگان عین کزنا حال ہیں
تو اس پر ہی اسر طلسم چاہے
تصور پر یا دیکھی ہی خود اس شراب کو
اشفاق تو تم کہیں کہیں لاجور ہے
شاہو اس حسن بد آغوب اس شراب
دیوان روزگار کا تو انتخاب ہے
دور

آباد

مط

اک سواد و سوز کا گلستاں آباد ہے
حکومت کئے میں راہ میں باریک آباد ہے
جسکے تکی چرخ عالم خراب ہے
خونتا ہے شراب بطور میاں آباد ہے
کس رخ سے دل گلی کی کھنڈ آباد ہے
دن کیارک کس کو بھی نہیں خواب ہے
کرس پہل شکر کی آندہ خواب ہے
نیل جاب کدہ بستی گلن آباد ہے
آبادیوں باغ میں گراؤں آباد ہے
میچ شمع گل نہاد آباد ہے
کبھی ابدنا ہے کبھی جاد آباد ہے
ککا جواب بڑے روز کا آباد ہے
دسم لگا دن روز کا آباد ہے
نظور ریشہ کسکے دل کا آباد ہے
سوزنیں کسے کسے سر آفتاب ہے
جوداغ ہی وہ تاج سر آفتاب ہے
نوحس میں اک کف غم آفتاب ہے
نہا جواب ہے ہر جا آباد ہے

ناخ

اوهی اوس از جنت کی سوا کجاست
سعدی اوس کی جلوه بین کیست
کری بی کون صبا راج کیست
دیده بایں بین از گل شبنم کیست
چونک او شمع خواب جلاست
شاعر می گزیند ناخ فقط اجماع
شکر کلکے بین جوابه اوس کا حرام ناخ
کلمک بین جان صواب ناخ
نور افشان اسقدر اوس کا خرم ناخ
جادو متاب گو با فوش با اعدا ناخ
بانت جو سبر سبک کی سحر ناخ
جان آجاق جان بین ناخ
پوشش سودا میں سحر ناخ
منش لاف باریان ناخ
اوس سی قدر خزان سحر ناخ
ارو جلیا ہے ہر جگہ ناخ
چوٹ کر اوڑھا ہے اچھ ناخ
کار رنگ خاک کو چکل ناخ
کر دیتا جلیج سوئی ناخ
خون ہوئی ہی می جویا ناخ

نادر

اکس

سو گئی گیسو شکیل کا کر گلام فنا
کونسا سودا میں سر کی تے نکلا رہا
اوری پی پی ہی تالی خاکم اہ صبا
سے ہوا بی بین ہی پی پی ہی پروا رہا
بادشاہ وقت سے دوا رہا
نادر زحر فوبت خانی اوار رہا
صدی گاہ غنیمت یابوں پہ ناخ
عاشق ترنگہ ہی مرغ دل جاننا رہا
صورت محبوب کو اٹھو تے تو پھانسی رہا
گوس شہر الیہ پردے سی آوار رہا
حسن نے خط غلامی لکھ دیا رہا
گل سے گالوں پر بین سہ کافان رہا
اودنکلیان کا تو غنیمت سے پھر رہا
کاسا ہی زبان کو دہشت سے غار رہا
سب می گلزنک فصل گل کویت بین
سنگی جی جی ہو تو اوس کو شاد رہا
پیشے جانی میں ہم اوس کو شاد رہا
اسطر صفتے نیاز اودر اسطر فنا
روی روشن کم کی پستھ سوئی سین
سامی دقت وہ خیم فنون پروا رہا
باندہ

آباد

دل شاد یہ خط کا آباد
غم نہیں کرتے ختم باہر آباد
نور کو دنیا سود چکا آباد
سج کی آد کے کورے شام آباد
کبون صف عشاق میں حاصل آباد
سجرا سجدہ دستے سے آباد
اور کے بوسے گام آباد
جب تلک مرغ نگاہ کی آباد
جب بونے لی نہیں آباد
اشک مہم و شوق آباد
اسقدر ہی دربان جو آباد
اوس صغریٰ کی کربا آباد
کان میں جا جا کے کہ آباد
دل کے سید میں ہری جا آباد
کیون کہ سید و سبار آباد
چچہ فرنگان نہیں آباد
کر دیا ہے دل تباہ آباد
وہکا راجا جانی باہر آباد
زندگی شکل ہوئی آباد
موت کا انجام ہر آباد
پاس

۱۰

فَاعْلَامُنْ فَاَعْلَامُنْ فَاَعْلَامُنْ

1

[illegible]

۱۲

گوش زود بود که جویدم و گمان من بجای
 صفین اینی همی جوار باب بختی
 نو بکنی همی باز بسین بنودی
 درنده فرستادم که درین کار دلف
 دلت المومنه آن چشم کشتوبی
 کربین بختی بخاربان نشین
 قار نگین لگا امین همی
 سلج مسکون الکس بنشین
 فصل گل خون دست زیدانوش
 گردان قاصی بین بختی
 بارسته دست دغل بختی
 تلک ادن گل کتک جی
 حال دل بختی جی
 میری ادسی شش و بین
 پشت بر دیوار جی
 صاحب آینه خاندن جی
 جانی سستی جی
 شک بان برکت شش
 سر مین رانای جی
 آب کف دریا بدن جی

این چو که فلک و شمس و اجرام
 در برستی نظراتی به زمین تویی سی
 کنی یسین را بیت لاکرت تویی
 کبیرا صاحب بن تویی سی
 قدر زینت و حسن و بیلا به
 شیشه دل کو بر لبه یی
 ی الف تویی یی یی یی
 سیمین یی یی یی یی
 کر بلاین سطر مدفن او زمین تویی سی
 موط

مطابق

سیکہ ہر فرستہ شراب جو ذیاباجوس
 من و دل پناہی کی طرح ہوسٹ
 میکشہ جہان فرات سہی کوسٹ
 پاس آہ جو ذی ہی دور انا ہوسٹ
 پافون میں یہ سرجی رنگ عالم ہوسٹ
 سعدان باہوس بہر تری پوسٹ
 شگوه سوز فرات آہ کون تون
 یان زبان شمع کھوسٹ زبان ہوسٹ
 خاک

نامح
چاند پر خاکے باد کے کچھ
بلی بن سوچ باجید کچھ
عبدی کس شب جلو کلین
آج وہ دن کس دن کس
ہون وہ مکیش کس
طائر جان کس بلدی کس
نم نامح چاہے چھو کس
اس خراب کمن بن کس
جس رمل شش
محدوث ارکان آن
فاحلاق فاعلان
فاحلان فاعلن
وگا ہے بروزن
فاحلن فاعلن
۱

اصل کی شب کوئی شادی کی ہو
نکاح سے بوجھ اس گور کا تو
نظامت کمال کا ہی عیش کو
سب شران کو زیادہ نشا ہو
مردہ کن عیش کا دیباہ ہو
سب حباب جو کوہ کا دیباہ
مفتویٰ اہل غفلت کی حقیقت
خاموش چکا ہر جز آدمی
اہل دنیا حال ہو گئے کی
جلس تقیر میں لکھو کس
یاد اس گرم خزام نازین
گوہر جان گرامی صدقہ
کچھ منتائی میں ہی چلا
لوگ ستم میں درد و
میں ہر اک ستم بکف بل
سیریا غلامی تھی ہر اک
شوق و صلت میں شش
چہر میں کرناڑا آخر لو
یاد میں آئینہ کس
زلف سود میں رہی پرت
فی الحقیقت

آباد
خاک سے کیاں ہو دم
کشتہ عالم میں سلاب
آئینہ شہر کی شادی
دبدم زمی صدا
تاکجا اب شہر کس
ای صفر حاشیہ کس
انسا سطلک سے کس
کیا بیان ہے کس
اور کے دور و دور
چادر مناجات صا
برے دل کی کس
ختم مست یار جس
اک نظر دیکھ میں
و ابلال عذ کیوں
قوی سب میں
نظر سے کس
خاک سے کس
کون آباد مجاہد
۱

ناخ
رائیس زورین
کسرے آرد
مطالع

باد کے مانند سانی سا اور مانی بیٹھ
کشتی می ہو گئی تخت بیانی بیٹھ
استدرا می غم نہ ہو ساسا بیٹھ
گفتی ہے لکن جنگ استخوان کس
گفتی ہی ضابطہ عبادت کو یہ کاری بیٹھ
بجوسا میں حاصل ہونے دی بیٹھ
استدرا دوسرے اور مانی بیٹھ
ای پری نیسا ہی دھوا سیکھ بیٹھ
بیگیا پیش کا نارن دونوں بیٹھ
بسکہ اتنا ہی نظروہ دو سوزانی بیٹھ
کب ہوا سا کی کلن کھانہ بیٹھ
دوسرے کی انش و طار عالم فانی بیٹھ
نہا میں عاشق جب عورتیں بیٹھ
نک میں آئینہ خانی جب بیٹھ
فصل

پیش
فی الحقیقت تو ہی آدہ لڑا جو
سودی و کلائی سنن تیار زانی بیٹھ
تیک ترابی کر بیان بیٹھ
سودم گل کی جبارانی بیٹھ
ہون وہ دیوانہ کرانامہ بیٹھ
ایک پری نے وی بیٹھ
ایک حوت او سکی عمارت بیٹھ
ایک کس خطیب بیٹھ
کلید کس بیٹھ
شیخ ششم بیٹھ
غیظ کیلوا کلا بیٹھ
عاج بیدار وہ خورشید بیٹھ
ایک اسے آنکھو کما و صبح بیٹھ
ایک اسے کلا بیٹھ
بیچ بی بی بیٹھ
عبد قران بیٹھ
عشق بیدار بیٹھ
آئینہ سانج ملا بیٹھ
بوسے لیا بیٹھ
آنکارا بیٹھ
کون سے گلشن بیٹھ
بارے کو بیٹھ

آباد
کیون لڑائی کھڑی اسکی بیٹھ
بیشتر سوچی بیٹھ
فصل بیٹھ
دیب بیٹھ
اوس بیٹھ
آئینہ کلا بیٹھ
کو بیٹھ
بات بیٹھ
پری بیٹھ
ای بیٹھ
پہ بیٹھ
تم اگر بیٹھ
ہون بیٹھ
اوس بیٹھ
بیٹھ
گل بیٹھ
عشق بیٹھ
دیب بیٹھ
کیا بیٹھ
ناخ بیٹھ
نشد

ناخ

نقل تمام ہوں جسے بدنامی ہے
تا بے نامی تلواریں جو بن پانی ہے
کیا سب کو جی نے ناسخ کر دیا ہے
بوی گل ہوں جا بہشت کی پالی ہے

بھروسہ عیش و عشرت

اخر بکھون فخر و فخر

ارکان آن مقول

فاصلات مفاہیل و فاصل

مطل

چہ ہوا غیبت گل آفتاب سے
خوشبو میں زیادہ پسینا گلاب سے
اوس کو آتش میں نہ دیا جی دغ سے
ریش ہوا جلاخ و آفتاب سے
ہم بوسہ کرتے ہیں کہ کھیلنے سے
مخوشی سوال جا ہوا جواب سے
دم

الشی

سایقان ہر پیکر کی لڑائیوں میں
سید سے میں غلامی کی سلاطین میں
شکست میں ہی بہت تون شہادت میں
ہو سے تو خود تو خفا و دیوانی سے
خاک میں بلوار اسودا کف بار سے
میں گروہ رستی ہی پریشانی سے
ای خیال بارگاہ ہوں ریاقت سے
خانہ دلین سے کرنی بڑی مہمان سے
حسن سے جلوئے اوس رخ کا شادہ سے
کافری رفعت کو زیبائی سلیمان سے
شہر خندان میں شین الہی سے
لشہ کب و جادون فخر و فخر سے
ایمان میں ہی تن خاد خواب سے
پای پیمنہ اور کھاسو آفتاب سے

یونہی یاد دولت صحت شاد سے
چج ہی زیادہ نشہ دہی شراب سے
اشنان رو بہار وقوع محال سے
عکس وصال دزدہ متا آفتاب سے
جانی تو جو گور غریبان کی سر کو
دوسے نکات پائے ہیں اپنے دربار سے
مضمون

آباد

نقشہ دہار ہوں براجم ہر
برایوت جا تو کجا چاہ دین کی
جان پرین جاگی جہاں ہوں
بات انجی دانی داکو ہوا
دشت اگر کین سفید سودا
باغ میں شل سے ہوں ہی
نظر آ رہی جسے سانسے
وہ شب فخر نظر آ رہی
کی کون نقشہ فرار پار میں
خجستہ دی صورت تصویب
سلسلہ عشق و محبت کا
جاہتہ بجز زلف باریناں
دنگ آ آباد جاہتہ
ہوں ہی اگر خدایا شوق غزلوانی

مطل

مشر باکو نکا اسبلی غلط ہے
اوشک مہر نہ جہاں آفتاب سے
سانی کے جہرین لطیفی ہوگی
بوی کباب کیلے جام شراب سے
کب

نامح
قتل تاج پون جسے بدنامی کیجے
تا ب ہی تلواری میں نشان
کیا سکر دیئے نامح کو سیکر
بہی گل ہونے کی سبب کیا جان

جبر مضاع مشن
اخر ب کفوف مخدوب
ارکان آن مفعول
فاصلات مفاہیل فاحسن

مطلوع
چہرہ ہوا غنیمت کئی قیاس ہے
خوشبو میں زیادہ پسینا گلاب ہے
اوس کو آتشیں نہ دیا ہی دماغ ہے
ریشہ ہوا چرخ ماز قناب ہے
ریشہ ہوا کتنے بین وہ کچھ بولے
جم پوسد مانتے ہیں وہ کچھ بولے
مردم ہی سوال مارا جواب ہے
دم

سابقان پہ کمر کیا کرتا ہوں مس
سید سائیں غلام سستی سی سلطان کی نظر
خشت سائی بہت شوق شہادت کی نظر
ہو سکتا تو عدو بھی کا دو پانی سے
خالک میں دلوارا سودا کف بار ہے
مشل گرد راہ رستی ہی پریشانی سے
ای خیال یار کرتا ہوں ریاہیت سے
غلام دلیں سے کئی تیری مہمانی سے
حسن کے جلوے اوس رخ کا شادہ ہی
کافری زلف تو کوزی سائی سلطانی سے
شہر ہونیاں میں نہیں آتش حریت کا رواج
نشہ لب و جادوں تو کھل ہونیاں بیضا
ایدا میں سچ ہی تن غلام خواب سے
پایا حندا دلچسپا ہوا کما سے
چو دی یار دولت حسن شہا سے
سچ ہی زیادہ نشہ دہی شراب سے
افشان کرو یار دفع محال ہے
عکس وصال ذرہ مٹا آفتاب سے
جانا ہی تو جو گور غریبان کی سر کو
مرد سے بخت پائے تیرے اپنے داریں
مضمون

آباد
نقشہ دیدار میں نہ راہ ہے
برایں سے سب کو آگاہ دینے کی
جان پرین جابجی چڑا جو دینے کی
بات اسی ہے دن و رات کو بجا ہے
دشت اگر کین عقد سودا کرتا ہے
دشت میں شغل سے ہونے کی
نامح میں شغل سے ہونے کی
نظر آتا ہی جسے سانسے رزق
کے نظر آتی ہی طلال
وہ شب کوشت نظر آتی ہی طلال
نقشہ فراں یار میں کجا
کے کون نقشہ فراں یار میں کجا
خوبی دی صورت تصویب ہو
خوبی دی صورت تصویب ہو
سلسلہ عشق و محبت کا بیانی ہے
جانب سے بجز زلف باستانی ہے
دیکھ آگاہ وہ جگہ کے فوج
ہون ہی کر خیر باشوق غرضانی

مطلوع
عشر پارہ کا اچھی نظر ہے
اور رنگ مہر و نہ جہاںے نقاب
سانی کے چمن لطیفی ہوگی
ہو ہی کا آب نیلے جام شراب
کچھ

دم میں تلم داس صحرا خط ہو
 سرسبز جو اسٹین ای جھم پر آئے
 جتنا فراق کا سینہ لڑکھائی
 دیت ہوئی کہ دیکھائی ہم حبیب
 دیاس حسن گردہ پر درو سین دلا
 پر کیوں یہ سینہ پرین دین دلا
 خط ہی جو کہ عارضی جان بھریا
 کیونکر نہ نکلا خط شمع آفتاب
 کب تک عمارت حسن سے آفتاب
 کرتا ہوں غزل خورشید کی آفتاب
 کیا جائے بل کہو نرنگت سے آفتاب
 رشتہ کی طرح حلی فوی پر آفتاب
 گرتے ہیں صحت خزانہ آفتاب
 دشت خطا میں جا رہے آفتاب
 اس حال سے شفاعت مانہ آفتاب
 ابدی جناب رسالت آفتاب
 مط

١٠

مین شراب بنام شراب کی دیا
شراب پیئے مین ہم بلکہ آب کی دیا
پیا



ش
 مضمون اسب خیال سے جا رہا ہے
 پیداکا ہی ہے یہ عقل فانی ہے
 تارک خیال ابھی میں سوچ رہا ہوں
 خالی رہنمیں کہی دیا جا چکا ہے
 کہتا نہیں ہوں اسکو میں کہتا ہوں
 دل تو تاجی سر پہ چشم کمان
 رہا نیکی ماری ہی تھا ب سے
 جلی کر رہے ہیں غائب سے
 سپردوں سے کہ اسطرح ہے
 بابر نہیں اب میں روایت ہوں
 بھار بخت اس کے لئے کئی کئی
 زبان اوہ کے لئے کئی کئی
 اور اس کے لئے کئی کئی
 رہے ہیں اس کے لئے کئی کئی
 غافل کو کہ چلے غافل ہے
 ملو کہ بے غافل ہے
 کیا ہے کہ ہوں شہوان شہوان
 کہ کہ نہیں ہوں خیال ہے
 کہ کہ نہیں ہوں خیال ہے
 کہ کہ نہیں ہوں خیال ہے
 کہ کہ نہیں ہوں خیال ہے

4

[illegible]

نامح

غزو پرورش جان کی تان سانی
 طرب و ناب جو رخ کجایں
 طرب و ناب باقی کو ترستے ہیں
 تو اب جگہ کوئی جام ہو نہا ہے
 می عشرت کج کوئی کام نہا ہے
 آسمان او سکا میں کج کوئی
 منزل انجمن کی سباجی ہے
 کار شمشیر بر لاشہ بجای ہے
 ہاں جب زمین کی خبر نہا ہے
 نہ ہوا جہت کی خبر نہا ہے
 غنیمت کا کھینچنے سے نہا ہے
 ہر کسی کو جو جی میں نہا ہے
 ہر کسی کی پا چھلکے نہا ہے
 خشن کی ہر کمان نہا ہے
 دہم چری کے بوزی نہا ہے
 دل لیا چوں کہ بوزی نہا ہے
 چنے والا سربال نہا ہے
 سرگیاں اور لیا نہا ہے
 سانس دھجی دل نہا ہے
 غنیمت نظر سے نہا ہے
 ہند میں نہا ہے

ہسارین ماہ کا ہوتا جگہ نہا ہے
 کسی انگڑائی جو وہ رشک نہا ہے
 پتھر ہونے کی ہفت نہا ہے
 ستر غزو فغا جاسے ادب نہا ہے
 چرخ ہنہاں میں طرف میں ہی آدم نہا ہے
 کان سے لعل یہ دریا کمر نہا ہے
 ضبط کرنا ہی جو نہا ہے
 زخم پہلو میں نکل سے نہا ہے
 نظر جھلکے ہی اسلحہ نہا ہے
 ہر کون سے اس نہا ہے
 باد پر خوف جھٹ میں نہا ہے
 گور میں گام نہا ہے
 عقل کوئی ہی انسان کی نہا ہے
 ہر کون سے اس نہا ہے
 نیک لطف کی حس نہا ہے
 غنیمت نہا ہے
 غنیمت نہا ہے
 غنیمت نہا ہے
 غنیمت نہا ہے

کون فیکر دل پرانے نہا ہے
 کوئی دغی نہیں نہا ہے
 مہربان سوال کیا نہا ہے
 کتبہ ہوئے سے نہا ہے
 اکبرن نزل سنی سے نہا ہے
 جاردن کے لیے نہا ہے
 جمع کر نیک عمل یوں نہا ہے
 شیشہ کوچ سے اسباب نہا ہے
 کر کے نہا ہے
 اور کچھ نہا ہے
 دل مرانہ نہا ہے
 فوج بیلو میں نہا ہے
 چین دل نہا ہے
 اس پر ہی مری نہا ہے
 اب سب نہا ہے
 کہ یہ ہاتھ میں جیدم نہا ہے



